Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

شمارہ 16

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

16 جمادی الثانی 1435 ہجری 17 شہادت 1393 ہش 17 را پریل 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے رُوح القدس سے حصہ لو کہ بجز رُوح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذّات چھوڑ کر اپنی عزّت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کیلئے اور کچھ دنیا کیلئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کیلئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچّی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کیلئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307 تا 309)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ”منصف“ حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 15

روزنامہ ”منصف“ حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ”قادیانیت اپنے آئینہ میں“ عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ”منصف“ کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ”بدر“ میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ”منصف“ کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

مسجد اقصیٰ کے متعلق استہزاء

معترض نے مسجد اقصیٰ کے متعلق استہزا کرتے ہوئے لکھا کہ ”ایک دلچسپ لطیفہ یہ بھی ہے کہ مرزا نے قادیان کی ایک مسجد کو مسجد اقصیٰ کے نام سے موسوم کر رکھا تھا۔“ (اخبار منصف ۲۲ نومبر ۲۰۱۳ء)

دنیا میں بیسیوں مساجد ایسی ہیں جن کا نام مسجد اقصیٰ سے موسوم ہے۔ گویا معترض کے نزدیک یہ لطیفے اور مذاق کی بات تھی کہ لوگ اپنی مساجد کو مسجد اقصیٰ سے موسوم کر کے ان کا نام مسجد اقصیٰ رکھتے ہیں۔ پھر تو انہیں احمد، محمد، ابراہیم وغیرہ نام رکھے جانے پر بھی اعتراض ہونا چاہیئے تھا۔

معترض موصوف کو چاہیئے تھا کہ ان سب کے خلاف بھی مہم چلاتے۔ دراصل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک الہام کی بنا پر قادیان کی مسجد مبارک کو مسجد اقصیٰ قرار دیا۔ اور یہ الہام اس مسجد اقصیٰ پر بھی چسپاں ہوتا ہے جو آپ کے والد صاحب نے تعمیر کی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”یہ یقینی امر ہے کہ قرآن شریف کی یہ آیت کہ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے۔ پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہونچا دیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجنابؐ کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت ﷺ کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہونچا دیا۔ پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے مبارك و مبارك وكل امر مبارك يجعل فيه۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ اس آیت کے ایک تو وہی معنے ہیں جو علماء میں مشہور ہیں یعنی یہ کہ آنحضرت ﷺ کا ایک زمانی معراج بھی تھا۔ جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانہ کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں......

پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کی معراج میں زمانہ گزشتہ کی طرف صعود ہے اور زمانہ آئندہ کی طرف نزول ہے اور ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ خیر الاولین و الآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اس میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت ﷺ میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت ﷺ مکانی سیر کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت ﷺ میں تمام اسرائیلی نبیوں کے کمالات بھی موجود ہیں اور پھر اس جگہ سے قدم آنجناب علیہ السلام زمانی سیر کے طور پر اس مسجد اقصیٰ تک گیا جو مسیح موعود کی مسجد ہے یعنی کشفی نظر اس آخری زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ کہلاتا ہے پہونچ گئی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو کچھ مسیح موعود کو دیا گیا وہ آنحضرت ﷺ کی ذات میں موجود ہے اور پھر قدم آنحضرت ﷺ آسمانی سیر کے طور پر اُوپر کی طرف گیا اور مرتبہ قاب قوسین کا پایا......

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا معراج تین قسم پر منقسم ہے۔ سیر مکانی اور سیر زمانی اور سیر لا مکانی ولا زمانی۔ سیر مکانی میں اشارہ ہے طرف غلبہ اور فتوحات کے یعنی یہ اشارہ کہ اسلام ملک مکہ سے بیت المقدس تک پھیلے گا۔ اور سیر زمانی میں اشارہ ہے طرف تعلیمات اور تاثیرات کے یعنی یہ کہ مسیح موعود کا زمانہ بھی آنحضرت ﷺ کی تاثیرات سے تربیت یافتہ ہوگا۔“ (اشتہار ۲۸ مئی ۱۹۰۰)

بہشتی مقبرہ کے متعلق اعتراض:

بہشتی مقبرہ کو معترض مبارک پوری صاحب نے ”قبروں کی تجارت“ قرار دیتے ہوئے لکھا:

”قبروں کی اس تجارت کا آغاز اس نے موت سے ڈھائی سال پہلے کیا۔“ (ایضاً)

اب یہ معترض کی بددیانتی ہے یا جہالت اسے قارئین کی صوابدید پر چھوڑتے ہیں۔ بہشتی مقبرہ کا نظام یعنی نظام وصیت وہ عظیم الشان نظام ہے جو حق تعالیٰ کے بیان فرمودہ ارشادات کی روشنی میں آج صرف جماعت احمدیہ میں ہی جاری ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی یہ آیت معترض کی نظر سے نہیں گزری جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ (البقرہ:۱۸۱) یعنی تم میں سے جب کسی کو موت آوے۔ اس حالت میں کہ وہ مال بطور ترکہ چھوڑنے والا ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ معروف کے مطابق والدین اور اقربین کو وصیت کر جائے۔ شریعت اسلامیہ میں بموجب ارشاد نبوی صلعم مندرجہ بخاری شریف کتاب الوصایا اپنی متروکہ جائیداد کے 1/3 حصہ کے بارے میں ہر شخص کو وصیت کرنے کا حق ہے۔

آج بفضلہٖ تعالیٰ یہ نظام وصیت صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں ہی جاری ہے۔

معترض نے اسے تجارت کہہ کر اپنے زعم میں اس کے ساتھ تمسخر کیا مگر درحقیقت یہ تمسخر اللہ اور اس کی پاک کتاب پر ہوا۔ کیونکہ خود قرآن مجید مالی قربانی کو تجارت قرار دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (الصف:۱۱ تا ۱۳)

اس آیت میں اُن مومنوں کے لئے جو ایمان اور عملی صورت میں مالی و جانی قربانیاں کرنے والے ہوں جنت کا وعدہ دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو نظام وصیت جاری فرمایا وہ انہی قرآنی بنیادوں پر قائم رہتے ہوئے فرمایا۔ مخالفین احمدیت کو اگر اس نظام پر اعتراض ہے تو دراصل اُن کا یہ اعتراض خدا تعالیٰ اور اس کی پاک کتاب پر ہے۔ پھر معترض مبارک پوری صاحب نے لکھا:

”20 دسمبر 1905ء کو الوصیت نامی ایک ٹریکٹ شائع کر کے اپنے مریدوں کو انذار و تخویف کے ماحول میں یہ بشارت دی کہ ایک فرشتہ نے خواب میں مجھے ایک قطعہ زمین دکھایا ہے۔ اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا ہے اور ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ ان برگزیدہ لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔“

اپنے زعم میں تو معترض نے استہزاء کے رنگ میں بات کی مگر دراصل یہ استہزاء اللہ کے پاک کلام اور اس کے پاک رسول کے ساتھ کیا گیا۔ اس جگہ بھی خدا تعالیٰ کی مخفی در مخفی قدرت نے معترض سے حق ہی اگلوایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ (الکھف:۵۷)

یعنی ”اور ہم پیغمبر نہیں بھیجتے مگر اس حیثیت میں کہ وہ بشارت دینے والے اور انذار کرنے والے ہوتے ہیں۔“

دنیا میں جس قدر انبیاء آئے انہوں نے انذار و تبشیر ہی کے ذریعہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا۔ گویا تمام انبیاء معترض کے نزدیک مورد الزام ٹھہرے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ انبیاء کے مخالفین کی یہی نشانی قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ انبیاء کا انکار کرنے والوں، ان سے ناحق جھگڑنے والوں اور ان سے استہزا کرنے والوں کے لئے قرآن مجید میں سخت انذار آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا (الکھف:۵۷)

یعنی ”جن لوگوں نے کفر کیا وہ باطل کا سہارا لیکر جھگڑتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے حق کو جھٹلا دیں۔ اور انہوں نے میرے نشانات کو اور ان باتوں کو جن سے وہ ڈرائے گئے مذاق کا نشانہ بنالیا۔“

تمام معاندین احمدیت کے لئے اس آیت کریمہ کی روشنی میں غور و فکر کی کھلی دعوت ہے کہ کہیں اس آیت کریمہ میں بیان شدہ انبیاء کے منکرین کی علامات اُن پر تو چسپاں نہیں ہوتی۔ اگر ان کا نفس اثبات میں سر ہلائے اور دل خود کو ملزم قرار دیکر دھڑکے تو اگلی دو آیات یہ ہیں:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا۔ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا (الکھف:۵۸۔۵۹)

(باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو نشانات ظاہر ہوئے یا ہو رہے ہیں یا آئندہ ہوتے رہیں گے ان کا مقصد یہ ہے کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے اسلام کی صداقت کو دنیا پر واضح کرنا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ یہ نشانات جہاں غیروں کے اور اسلام پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کرتے ہیں، وہاں مسلمانوں کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ہیں کہ آپ ہی وہ جری اللہ ہیں جن کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ نشانات میں سے بعض کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کے عربوں پر غیر معمولی اثرات کا ایمان افروز بیان

بہت سے لوگوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خوابوں میں آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی طرف رہنمائی فرمائی۔ نمونۃً چند مثالوں کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہئے۔ اور اُن کو شکر کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اُن کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ اُن کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے ہیں۔‘‘

مکرم رضی الدین صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب آف کراچی کی شہادت۔

مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید آف نوابشاہ کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 فروری 2014ء بمطابق 14 تبلیغ 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نشانات کے حوالے سے کچھ ذکر کروں گا جو اپنے نشانات کے بارے میں آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس ضمن میں یہ ایک اصولی بات بڑی واضح طور پر فرمائی کہ اصل مقصد، یہ نشانات جو ابھی ظاہر ہوئے یا ہو رہے ہیں یا آئندہ ہوتے رہیں گے، ان کا مقصد یہ ہے کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے اسلام کی صداقت کو دنیا پر واضح کرنا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ یہ نشانات جہاں غیروں کے اور اسلام پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کرتے ہیں، وہاں مسلمانوں کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ہیں کہ آپ ہی وہ جری اللہ ہیں جن کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ اس وقت میں براہینِ احمدیہ سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے آپ کے اس بیان کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی روح کا پتا لگتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ سب اہتمام اس لئے کیا گیا کہ جو لوگ فی الحقیقت راہِ راست کے خواہاں اور جُویاں ہیں ان پر بکمال انکشاف ظاہر ہو جائے کہ تمام برکات اور انوار اسلام میں محدود اور محصور ہیں اور تا جو اس زمانہ کے ملحد ذرّیت ہے اس پر خدائے تعالیٰ کی حجت قاطعہ اِتمام کو پہنچے اور تا ان لوگوں کی فطرتی شیطنت ہر یک منصف پر ظاہر ہو کہ جو ظلمت سے دوستی اور نور سے دشمنی رکھ کر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب عالیہ سے انکار کر کے اس عالی جناب کی شان کی نسبت پُرخبث کلمات مونہہ پر لاتے ہیں اور اس افضل البشر پر ناحق کی تہمتیں لگاتے ہیں اور بباعث غایت درجہ کی کور باطنی کے اور بوجہ نہایت درجہ کی بے ایمانی کے اس بات سے بے خبر ہو رہے ہیں کہ دنیا میں وہی ایک کامل انسان آیا ہے جس کا نور آفتاب کی طرح ہمیشہ دنیا پر اپنی شعاعیں ڈالتا رہا ہے اور ہمیشہ ڈالتا رہے گا۔ اور تا ان تحریرات حقّہ سے اسلام کی شان و شوکت خود مخالفوں کے اقرار سے ظاہر ہو جائے۔ اور تا جو شخص سچی طلب رکھتا ہو اس کے لئے ثبوت کا راستہ کھل جائے۔ اور جو اپنے میں کچھ دماغ رکھتا ہو اس کی دماغ شکنی ہو جائے۔ اور نیز ان کشوف اور الہامات کے لکھنے کا یہ بھی ایک باعث ہے‘‘ (جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات ہیں) ’’کہ تا اس سے مومنوں کی قوّت ایمانی بڑھے اور ان کے دلوں کو تثبت اور تسلی حاصل ہو۔ اور وہ اس حقیقت حقّہ کو بہ یقین کامل سمجھ لیں کہ صراط مستقیم فقط دین اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقّانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ اور ایک باعث ان کشوف اور الہامات کی تحریر پر اور پھر غیر مذہب والوں کی شہادتوں سے اس کے ثابت کرنے پر یہ بھی ہے کہ تا ہمیشہ کے لئے ایک قوی حجت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے اور جو سفلہ اور ناخدا ترس اور سیاہ دل آدمی ناحق کا مقابلہ اور مکابرہ مسلمانوں سے کرتے ہیں‘‘۔ (اپنی برابری یا بڑائی جتاتے ہیں) ’’ان کا مغلوب اور لاجواب ہونا ہمیشہ لوگوں پر ثابت اور آشکار ہوتا رہے اور جو ضلالت اور گمراہی کی ایک زہرناک ہوا آج کل چل رہی ہے اس کی زہر سے زمانہ حال کے طالب حق اور نیز آئندہ نسلیں محفوظ رہیں۔ کیونکہ ان الہامات میں ایسی بہت سی باتیں آئیں گی جن کا ظہور آئندہ زمانوں پر موقوف ہے۔ پس جب یہ زمانہ گزر جائے گا اور ایک نئی دنیا نقاب پوشیدگی سے اپنا چہرہ دکھائے گی اور ان باتوں کی صداقت کو جو اس کتاب میں درج ہے بچشم خود دیکھے گی تو ان کی تقویت ایمان کے لئے یہ پیشین گوئیاں بہت فائدہ دیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 555 تا 558 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

براہینِ احمدیہ کی جو پہلی چار جلدیں ہیں یہ حوالہ ان میں سے ہے اور آپ نے صرف اُس زمانے کے لئے ان الہامات کا اور پیشگوئیوں کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ آئندہ کی نسلیں اگر اس کو یاد رکھیں تو اس (ضلالت و گمراہی) سے محفوظ رہیں گی۔ اور بہت ساری پیشگوئیاں جو کی گئی ہیں آئندہ زمانوں میں ظاہر ہوں گی۔ اور سب کچھ پیشگوئیاں جو آپ نے کیں یہ اپنے لئے نہیں بلکہ اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے اور آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ ہمیں بتانے کے لئے یا دنیا کو بتانے کے لئے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے اُن لوگوں پر جو اس روح کی تلاش نہیں کرتے اور اس بات پر اعتراض کر دیتے ہیں کہ آپ کو اس قسم کے الہام ہو رہے ہیں اور جو اردو، انگریزی اور عربی سارے ملا کر ہو رہے ہیں۔ خدا کو پابند تو نہیں کیا جا سکتا۔ خدا تعالیٰ کی مرضی ہے جس مرضی زبان میں اور ایک ہی وقت میں ایک ہی مضمون کو دو، تین، چار زبانوں میں بیان کروا سکتا ہے۔ بہر حال یہ جو الہام ہوئے ان کے پورے ہونے کے گواہ غیر بھی ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اُن پر ظاہر ہوئی۔ روحانی آنکھ رکھنے والوں کے لئے تو براہینِ احمدیہ آج بھی ایک نشان ہے۔ اس میں بیان کردہ مضامین اور نشانات ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ان باتوں کی صداقت آئندہ نسلیں دیکھیں گی۔ یہ دیکھ کر یقیناً ایمان کو تقویت ملتی ہے۔ یہ کتاب اور آپ علیہ السلام کی دوسری کتابیں ہدایت کا باعث بن رہی ہیں بلکہ ایک نشان ہیں۔ لیکن جن کے دل اندھے ہیں اُن کو آپ کے علوم و معرفت اور نشانات کا کچھ پتا نہیں لگتا، کچھ سمجھ نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر جس طرح آپ نے پیشگوئیاں فرمائی ہیں اُن کا ذکر فرماتے ہوئے آپ کشتیٔ نوح میں فرماتے ہیں کہ:

’’وہ غیب کی باتیں جو خدا نے مجھے بتلائی ہیں اور پھر اپنے وقت پر پوری ہوئیں وہ دس ہزار سے کم نہیں۔ مگر کتاب نزول المسیح میں جو چھپ رہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو ان میں سے مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی گئی ہیں۔ اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اُس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا۔ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے کہے۔ اور مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ ان کی نظیر اگر گزشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اَور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔ اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصلہ کرتے تو کبھی سے اُن کی آنکھیں کھل جاتیں اور میں ان کو ایک کثیر انعام دینے کو تیار تھا اگر وہ دنیا میں کوئی نظیر ان پیشگوئیوں کی پیش کر سکتے۔ محض شرارت سے یا حماقت سے یہ کہنا کہ فلاں پیشگوئی پوری نہ ہوئی ہم بجز اِس کے کیا کہیں کہ ایسے اقوال کو خباثت اور بدظنی کی طرف منسوب کریں۔ اگر کسی مجمع میں اسی تحقیق کے لئے گفتگو کرتے تو ان کو اپنے قول سے رجوع کرنا پڑتا یا بے حیا کہلانا پڑتا۔ ہزارہا پیشگوئیوں کا ہُو بہو پورا ہو جانا اور اُن کے پورا ہونے پر ہزارہا گواہ زندہ پائے جانا یہ کچھ تھوڑی سی بات نہیں ہے۔ گویا خدائے عزّوجل کو دکھلا دینا ہے۔ کیا کسی زمانہ میں باستثنائے زمانہ نبوی کے کبھی کسی نے مشاہدہ کیا کہ ہزارہا پیشگوئیاں بیان کی گئیں اور وہ سب کی سب روز روشن کی طرح پوری ہو گئیں اور ہزارہا لوگوں نے ان کے پورے ہونے پر گواہی دی۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ اِس زمانہ میں جس طرح خدا تعالیٰ قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے اور صدہا امورِ غیب اپنے بندہ پر کھول رہا ہے۔ اس زمانہ کی گزشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال ملے گی۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 6-7)

جن پیشگوئیوں کے بارے میں آپ نے نزول المسیح کا ذکر فرمایا، اُس میں سے تین چار میں نے نمونے کے طور پر رکھی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ (دیکھو) براہینِ احمدیہ صفحہ 517۔‘‘ ترجمہ یہ ہے کہ ’’اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری کی جاوے گی۔ بلاغت اور فصاحت اور حقائق اور معارف تجھے عطا کئے جاویں گے۔ سو ظاہر ہے کہ میری کلام نے وہ معجزہ دکھلایا کہ کوئی مقابلہ نہیں کر سکا۔ اس الہام کے بعد بیس سے زیادہ کتابیں اور رسائل مَیں نے عربی بلیغ فصیح میں شائع کئے مگر کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ خدا نے ان سے زبان اور دل دونوں چھین لئے اور مجھے دے دیئے۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 510)

پھر آپ ایک اور پیشگوئی کے ذکر میں فرماتے ہیں:

’’وَقَالُوْا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ اِنْ ھٰذَا اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَر۔ لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً۔ لَا یُصَدِّقُ السَّفِیْہُ اِلَّا سَیْفَۃَ الْھَلَاکِ۔ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّکَ۔ قُلْ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہ۔ صفحہ 518۔519 دیکھو براہینِ احمدیہ۔‘‘ اور ترجمہ اس کا یہ ہے۔ ’’اور کہتے ہیں کہ یہ مقام تجھے کہاں سے ملا، یہ تو ایک فریب ہے۔ ہم تیرے پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک خدا کو نہ دیکھ لیں۔ یہ لوگ تو بجز موت کے نشان کے کبھی مانیں گے نہیں۔ ان کو کہہ دے کہ مَری یعنی طاعون پھر چلی آتی ہے۔ سو تم مجھ سے جلدی مت کرو۔‘‘ فرمایا کہ: ’’یہ پیشگوئی بیس برس پہلے طاعون کے کی گئی تھی۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 510)

طاعون جو آیا تھا اُس سے بیس برس پہلے کی گئی اور کئی سال تک وہ طاعون چلا اور لاکھوں آدمی مرے۔

پھر آپ ایک پیشگوئی کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’اَصْحَابُ الصُّفَّۃِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا اَصْحَابُ الصُّفَّۃِ۔ تَرٰی اَعْیُنُھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ اَمْلُوْا۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 242۔‘‘ ترجمہ یہ ہے۔ ’’صُفّہ کے دوست، اور تُو کیا جانتا ہے کیا ہیں صُفّہ کے دوست۔ تو اُن کی آنکھوں کو دیکھے گا کہ اُن سے آنسو جاری ہیں۔ تیرے پر وہ درود بھیجیں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز کو سنا جو کہتا تھا کہ اپنے ایمان کو درست کرو اور قوی کرو اور وہ خدا کی طرف بلاتا تھا اور شرک سے دُور کرتا تھا اور وہ ایک چراغ تھا زمین پر روشنی پھیلانے والا۔ (لکھ لو) یہ پیشگوئی جس زمانے میں براہینِ احمدیہ میں شائع کی گئی، اُس وقت نہ کوئی صُفّہ تھا، نہ اصحاب الصُّفَّہ۔ (جو براہینِ احمدیہ ہے یہ 1882ء کی کتابیں ہیں (ان میں) یہ الہامات ہیں۔)‘‘ پھر بعد اس کے جو مخلصین قادیان میں ہجرت کر کے آئے اُن کے لئے صُفّے اور مہمان خانے تیار کئے گئے۔ دیکھو یہ کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ اُس زمانے میں یہ باتیں بتلائی گئیں جبکہ کسی کو اس طرف خیال بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ایسا وقت بھی آئے گا کہ قادیان میں ایسے مخلص جمع ہوں گے اور اُن کے لئے صُفّے تیار کئے جاویں گے۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 501-502)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ دیکھو براہینِ احمدیہ صفحہ 240۔ ترجمہ۔ مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ یعنی بہت سے مکر کام میں لاویں گے مگر خدا اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا اگرچہ کافر لوگ کراہت ہی کریں۔ یہ اُس زمانہ کی پیشگوئی ہے کہ جبکہ اس سلسلے کے مقابل پر مخالفوں کو کچھ جوش اور اشتعال نہ تھا۔‘‘ یعنی مخالفت تھی ہی کوئی نہیں اور پیشگوئی ہو رہی ہے کہ جو مخالف ہیں وہ ختم ہو جائیں گے۔ ’’اور پھر اس پیشگوئی سے دس برس بعد وہ جوش دکھلایا کہ انتہاء تک پہنچ گیا، یعنی تکفیر نامہ لکھا گیا، قتل کے فتوے لکھے گئے اور صدہا کتابیں اور رسالے چھاپ دیئے گئے اور قریباً تمام مولوی مخالف ہو گئے اور کوئی ذلیل سے ذلیل منصوبہ نہ چھوڑا جو میرے تباہ کرنے کے لئے نہ کیا گیا مگر نتیجہ برعکس ہوا اور یہ سلسلہ فوق العادۃ ترقی کر گیا۔‘‘

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 526-527)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’اِنْ لَّمْ یَعْصِمْکَ النَّاسُ فَیَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ۔ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمْکَ النَّاسُ۔ دیکھو براہینِ احمدیہ صفحہ 510۔ ترجمہ۔ اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں یعنی تباہ کرنے میں کوشش کریں مگر خدا اپنے پاس سے اسباب پیدا کر کے تجھے بچائے گا۔ خدا تجھے ضرور بچا لے گا اگرچہ لوگ بچانا نہ چاہیں۔ اب دیکھو کہ یہ کس قوت اور شان کی پیشگوئی ہے اور بچانے کے لئے مکرر وعدہ کیا گیا ہے اور اس میں صاف وعدہ کیا گیا ہے کہ لوگ تیرے تباہ اور ہلاک کرنے کے لئے کوشش کریں گے اور طرح طرح کے منصوبے تراشیں گے مگر خدا تیرے ساتھ ہوگا اور وہ ان منصوبوں کو توڑ دے گا اور تجھے بچائے گا۔ اب سوچو کہ کون سا منصوبہ ہے جو نہیں کیا گیا۔ بلکہ میرے تباہ کرنے اور ہلاک کرنے کے لئے طرح طرح کے مکر کئے گئے۔ چنانچہ خون کے مقدمے بنائے گئے، بے آبرو کرنے کے لئے بہت جوڑ توڑ عمل میں لائے گئے اور ٹیکس لگانے کے لئے منصوبے کئے گئے۔ کفر کے فتوے لکھے گئے، قتل کے فتوے لکھے گئے لیکن خدا نے سب کو نامراد رکھا۔ وہ اپنے کسی فریب میں کامیاب نہ ہوئے۔ پس اس قدر زور کا طوفان جو بعد میں آیا مدت دراز پہلے خدا نے اُس کی خبر دے دی تھی۔ خدا سے ڈرو اور سچ بولو کہ کیا علمِ غیب اور تائیدِ الٰہی ہے یا نہیں؟ اور اگر کہو کہ عصمت کا وعدہ چاہتا تھا کہ وہ لوگ کسی قسم کی تکلیف نہ دیں مگر انہوں نے جھوٹے مقدمات کر کے عدالت میں جانے کی تکلیف دی، بہت سی گالیاں دیں، مقدمات کے خرچ سے نقصان کرایا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عصمت سے مراد یہ ہے کہ بڑی آفتوں سے جو دشمنوں کا اصل مقصود تھا بچایا جاوے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عصمت کا وعدہ کیا گیا تھا حالانکہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت زخم پہنچے تھے اور یہ حادثہ وعدہ عصمت کے بعد ظہور میں آیا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو فرمایا تھا۔ اِذْ کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَنْکَ۔ (المائدۃ:111) یعنی یاد کر وہ زمانہ کہ جب بنی اسرائیل کو جو قتل کا ارادہ رکھتے تھے مَیں نے تجھ سے روک دیا۔ حالانکہ تواترِ قوی سے یہ ثابت ہے کہ حضرت مسیح کو یہودیوں نے گرفتار کر لیا تھا اور صلیب پر کھینچ دیا تھا لیکن خدا نے آخر جان بچا دی۔ پس یہی معنی اِذْ کَفَفْتُ کے ہیں۔ جیسا کہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کے ہیں۔‘‘

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 528-529)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
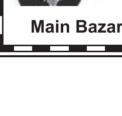
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
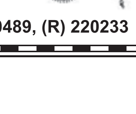
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

پس یہ تین چار میں نے نمونے رکھے تھے۔اسی طرح آپ کی کتب جو ہیں وہ بھی ایک نشان ہیں۔اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشا پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب مَیں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اردو یا فارسی، دو حصہ پر منقسم ہوتی ہے۔1۔ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور مَیں اُس کو لکھتا جاتا ہوں اور گو اُس تحریر میں مجھے کوئی مشقّت اٹھانی نہیں پڑتی مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا۔یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اس کے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اس کی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسی قدر مشقّت اٹھا کر اور بہت سا وقت لے کر ان مضامین کو مَیں لکھ سکتا۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔((2۔دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جب میں مثلاً ایک عربی عبارت لکھتا ہوں اور سلسلۂ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں تب ان کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی مَتلُوّ کی طرح روح القدس میرے دل میں ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حِسّ سے غائب ہوتا ہوں۔مثلاً عربی عبارت کے سلسلہ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹھیک ٹھیک بسیاریٔ عیال کا ترجمہ ہے اور وہ مجھے معلوم نہیں اور سلسلہ عبارت اس کا محتاج ہے تو فی الفور دل میں وحی متلُوّ کی طرح لفظ ضفف ڈالا گیا جس کے معنی ہیں بسیاری عیال۔یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے لفظ کی ضرورت ہوئی جس کے معنی ہیں غم وغصّہ سے چپ ہو جانا اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو فی الفور دِل پر وحی ہوئی کہ وَجُوم۔ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے بنائے فقرات وحی متلُوّ کی طرح دِل پر وارد ہوتے ہیں اور یا یہ کہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے اور بعض فقرات آیات قرآنی ہوتے ہیں یا ان کے مشابہ کچھ تھوڑے تصرّف سے۔اور بعض اوقات کچھ مدّت کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے برنگ وحی متلُوّ القاء ہوا تھا وہ فلاں کتاب میں موجود ہے۔چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ کوئی عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور وحی میرے دل پر نازل کرے۔یہ تو زبان عربی کے متعلق بیان ہے۔ مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ میرے ساتھ ہے اور یہ نشانوں کی قسم میں سے ایک نشان ہے جو مجھے دیا گیا ہے جو مختلف پیرایوں میں امور غیبیہ میرے پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور میرے خدا کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کہ کوئی کلمہ جو میرے پر بطور وحی القاء ہو وہ کسی عربی یا انگریزی یا سنسکرت کی کتاب میں درج ہو کیونکہ میرے لئے وہ غیب محض ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بہت سے توریت کے قصے بیان کر کے ان کو علم غیب میں داخل کیا ہے کیونکہ وہ قصّے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علمِ غیب تھا گو یہودیوں کے لئے وہ غیب نہ تھا۔پس یہی راز ہے جس کی وجہ سے مَیں ایک دنیا کو معجزہ عربی بلیغ کی تفسیر نویسی میں بالمقابل بلاتا ہوں۔ورنہ انسان کیا چیز اور ابنِ آدم کیا حقیقت کہ غرور اور تکبر کی راہ سے ایک دنیا کو اپنے مقابل پر بلاوے۔‘‘ (نزول المسیح۔روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 تا 436)

آپ کی عربی کتب نے عربوں پر جو اثر کیا اُس کی چند مثالیں اب اس زمانے میں بھی ہیں جو پیش کرتا ہوں۔چند نہیں بلکہ بہت سی مثالیں ہیں اُن میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔اُس زمانے میں تو آپ کی عربی کے مقابلے پر کوئی نہیں آیا لیکن آج بھی عربوں کا جو اظہار ہے وہ کس طرح کا ہے۔

فلسطین کی ہماری ایک خاتون ہیں، وہ کہتی ہیں کہ مروجہ طرزِ فکر کے زیر اثر میرا بڑا پکا ایمان تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہوں گے اور اُمت کو دیگر اقوام کی غلامی سے تلوار کے زور پر آزاد کروائیں گے۔نیز تلوار کے زور سے ہی جبراً لوگوں کو اسلام میں داخل کریں گے۔لہٰذا مجھے بڑی شدت کے ساتھ اس دن کا انتظار تھا۔پھر جماعت سے میرا تعارف ہوا اور یہ تعارف میرے دیور کے ذریعہ ہوا جو نہ صرف جماعت کے بارے میں میرے ساتھ اکثر بات چیت کرتے تھے بلکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب اور لٹریچر بھی بھیجتے رہتے تھے۔اُن کتب میں مجھے بے مثل اور انمول موتی ملے۔ایسے معارف کا مطالعہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیا تھا۔ایسی بلاغت اور اعجاز سے بھرپور عربی کلام جس میں علم و معرفت کے ہیرے رکھ دیئے گئے ہوں میرے لئے بالکل نیا تھا۔ایسے جواہر پاروں کے مطالعہ سے ہی قاری کا خدا سے تعلق قائم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مکمل اطمینان ہونے کے بعد میں نے بیعت کر لی۔

پھر الجزائر سے حجاز صاحب ہیں۔کہتے ہیں کہ مسخ شدہ اسلامی تعلیم اور قرآنِ کریم کی غلط تفاسیر سے بالکل مایوس ہو چکا تھا۔علماء کی تشریحات سن کر سوچتا تھا کہ کیا یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے؟ یہاں تک کہ اردن کے احمدی دوست کے ذریعہ احمدیت اور بانی سلسلہ کی تحریرات سے آگاہی ہوئی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھنے سے قبل نوافل پڑھ کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ راہِ راست کی طرف رہنمائی فرمائے۔جیسے جیسے پڑھتا گیا سینہ کھلتا گیا اور اس کلام کی ہیبت سے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ یہ الٰہی وحی ہے۔

پھر فراس صاحب ابوظہبی سے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس قدر کتابیں مجھے مہیا ہو سکیں اُن کے مطالعہ سے نیز ایم ٹی اے کے پروگرام ’’الحوار المباشر‘‘ کو باقاعدگی سے دیکھنے سے مجھے جماعتی عقائد پر اطلاع ہوئی۔شروع میں تو جہالت اور گزشتہ خیالات کی وجہ سے میں نے فوری منفی ردّ عمل ظاہر کیا لیکن جب قرآنی آیات و احادیث اور خدائی سنت کا بغور مطالعہ کیا تو میرا دل مطمئن ہونے لگا۔اب میرے سامنے دو راستے ہو گئے۔یا تو مَیں مسلسل حضرت عیسیٰ بن مریم کے آسمان سے نزول کا انتظار کئے جاؤں اور اس سے قبل دجال کا انتظار، جس کی بعض ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جو صرف خدا تعالیٰ کو زیبا ہیں، جیسے احیائے موتی وغیرہ اور پھر جنّ بھوتوں کے قصے اور قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ کے عقیدے سے چمٹا رہوں۔یا پھر حضرت احمد علیہ السلام کو مسیح موعود اور امام مہدی مان لوں جنہوں نے اسلام کو خرافات سے پاک فرمایا ہے اور اسلام کے حسین چہرے کو نکھار کر پیش فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی دفاع فرمایا ہے۔خیر کہتے ہیں، بہرحال میں نے خدا تعالیٰ سے مدد چاہی اور بہت دعا کی کہ وہ میری رہنمائی فرمائے اور حق اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔چنانچہ میں نے جماعت احمدیہ اور حضرت احمد علیہ السلام کی طرف ایک دلی میلان محسوس کیا۔پھر کہتے ہیں کہ میں نے قانون پڑھا ہوا ہے۔جب مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار سنے تو میرا جسم کانپنے لگا اور آنکھوں میں آنسو امڈ آئے اور میں نے زور سے کہا کہ ایسے شعر کوئی مفتری نہیں کہہ سکتا۔ایک مفتری کے سینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت کیسے ہو سکتی ہے۔پھر ایک عجمی کا اتنا قوی اور فصیح و بلیغ عربی زبان کا استعمال کرنا بغیر خدائی تائید کے ناممکن ہے۔

پھر عباس صاحب ہیں جو اٹلی میں رہتے ہیں۔عرب ہیں۔کہتے ہیں کہ میں باوجود مولویوں کی ہرزہ سرائی کے ایم ٹی اے العربیہ کا ہو کر رہ گیا تھا۔ایک دن میں الحوار دیکھ رہا تھا کہ اس میں وقفے کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عربی قصیدہ آ گیا۔

عِلْمِیْ مِنَ الرَّحْمٰنِ ذِی الْآلَاءِ بِاللّٰہِ حُزْتُ الْفَضْلَ لَا بِدَھَاءِ

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 266۔282)

میں یہ قصیدہ سننے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو بھی دیکھتا جاتا تھا۔یہاں تک کہ ایک بے اختیاری کے عالم میں میرے منہ سے بلند آواز میں یہ کلمات نکلے کہ خدا کی قسم! یہ بات کوئی جھوٹا ہرگز نہیں کہہ سکتا۔یہ شخص لازمی خدا کا فرستادہ ہے۔ایسا کلام خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بے حرمتی کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

پھر مراکش کے ایک خالد صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں۔احمدیت سے تعارف کے بعد مجھے اس بات سے کسی قدر حیرت بھی ہوئی کہ امام مہدی آ کر چلا بھی گیا اور ہم اب اُن کے بارے میں سن رہے ہیں۔سوچ سوچ کر میں نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کی اور جماعت کی عربی ویب سائٹ پر موجود کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔سب سے پہلی کتاب جو میں نے پڑھی وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ تھا جسے مَیں نے کئی مرتبہ پڑھا۔اس کتاب میں عدل و احسان اور ایتائے ذی القربی کا مضمون پڑھ کر میری روح بھی وجد کرنے لگی۔اس کے بعد میں نے ’’التبلیغ‘‘ پڑھی اور دیگر کتب کا مطالعہ کیا۔ان کتب نے روحانی دقائق اور دینی معارف کے ایسے دریا بہائے کہ اکثر میری زبان پر یہ فقرہ آتا تھا کہ مجھے خزانہ مل گیا ہے۔

ہمارے ایک صاحب حمادہ صاحب ہیں اُن کے بارے میں ہانی طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ویب سائٹ پر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مریم بننے اور پھر اس مریم میں نفخ روح کے بارے میں پوچھا تھا۔اس پر اُن سے رابطہ کیا گیا اور کچھ مضامین اور حضور علیہ السلام کے اقتباسات بھجوائے گئے جن سے وہ بہت متاثر ہوئے اور حقیقت پا گئے۔وہ لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی کتاب ’’التبلیغ‘‘ نے میرا سینہ کھول دیا اور مجھے حیرت آمیز خوشی ہوئی کہ اس زمانے میں بھی انبیاء کا پُرنور کلام مجھے پڑھنے کو ملا۔اپنے سابقہ

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

شکوک وشبہات پر افسوس بھی ہوا۔

یمن کے ایک صاحب حطامی صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ ایک صحافی اور ایک محقق ہونے کے ناطے حقیقتِ حال جاننے کا مجھے شوق تھا۔لہٰذا جماعت کے مخالفین کی کتب بھی پڑھیں۔اُن میں ناروا الزام تراشی کے بعد نوبت تکفیر تک پہنچتی نظر آئی۔مزید تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ ان میں وہی پرانے غلط الزامات کے سوا کچھ نہیں۔دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی دانی وغیرہ جیسے معجزات تھے۔یہ بھی الٰہی معجزہ تھا کہ امام مہدی کو فارسی الاصل پیدا کیا۔ضروری نہیں کہ عربوں میں ہی مہدی آتا۔کیونکہ ہدایت اور نبوت صرف عربوں پر ہی منحصر نہیں، دوسری دنیا کا کیا قصور ہے۔اسلام کے آخری زمانے میں غریب ہو جانے کا میرے نزدیک ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اس کی نشأۃ ثانیہ غیر عرب ملک سے شروع ہوگی۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نے اسلام کا صحیح تصور دوبارہ پیش کیا ہے۔جس کو لوگوں نے بھلا دیا تھا یا بگاڑ دیا تھا۔اسلام امن اور سلامتی کا نام ہے۔لیکن مسلمان آپس میں لڑمر رہے ہیں۔کوئی خونی مہدی کا انتظار کر رہا ہے تو کوئی مہدی کے غار سے نکلنے کا منتظر ہے۔لیکن ایک جماعت احمدیہ ہے جو حقیقی مہدی کو مان کر اُس کی پیروی کر رہی ہے۔

پھر ایران کے ایک صاحب عبیات صاحب ہیں۔کہتے ہیں میری پیدائش اور پرورش شیعہ خاندان میں ہوئی جہاں شروع سے ہی دینی رجحان تھا۔مَیں نے مختلف ٹی وی پروگرامز اور کتب کا مطالعہ کیا لیکن جس طرح سے اسلام کو پیش کیا جا رہا تھا اس سے تسلی نہ ہوتی تھی۔اور خیال کرتا تھا کہ جس طریق سے اسلام پیش کیا جا رہا ہے، ضرور اس میں کوئی کمی یا کمزوری ہے۔کیونکہ قرآن تو یہ فرماتا ہے کہ کثرت سے لوگ اس دین میں داخل ہوں گے لیکن آجکل لوگوں کی اکثریت تو اسلام کی حقیقت سے خالی ہے۔اس پر مجھے یقین ہو گیا کہ رائج الوقت مفاہیم کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔کہتے ہیں ایک روز میرے ایک دوست نے اپنے گھر بلایا اور ایم ٹی اے سے تعارف کروایا۔اس کے بعد میں نے پروگرام ’’الحوار المباشر‘‘ اور بعض دیگر پروگرام دیکھے جن میں آپ کی تفسیر القرآن اور مختلف مسائل پر گہری علمی اور حکیمانہ گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔پہلی بار کسی چینل پر اسلام کے بارے میں علمی طریق سے گفتگو اور رابطہ کرنے والوں کے سوالوں کے قوی دلائل پر مبنی جوابات سنے۔پھر کہتے ہیں نیز عجیب بات یہ تھی کہ یہ علماء جو غیر از جماعت علماء ہیں، شیعوں کو تو مناظرے کی دعوت دیتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے مقابلے پر صرف تکفیر بازی اور گالی گلوچ پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ وہ جماعت احمدیہ کے قوی دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔کہتے ہیں کہ احمدی لوگوں کو قید اور قتل کیا جاتا ہے تو مجھے یقین ہو گیا کہ جماعت کے مخالفین کے پاس سوائے اسلام کو بدنام کرنے والے ان کاموں کے اور کچھ نہیں۔جب بھی میں ایم ٹی اے دیکھتا ہوں میرا ایمان مضبوط تر ہوتا ہے۔قرآنِ کریم میں کسی قسم کے نسخ نہ ہونے کے بارے میں آپ کا عقیدہ معلوم کر کے آپ کی اسلام کے ساتھ محبت کا یقین ہو گیا۔جب یہ سنا کہ مسیح موعود نے اسلام کی دوسرے مذاہب پر فوقیت ثابت کرنے کے لئے اور اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے جواب میں کتاب براہین احمدیہ لکھی ہے تو مجھے اس کی تبلیغ کے بارہ میں آپ کی لگن کا یقین ہو گیا۔حضرت مسیح موعود اور پھر خلفاء کی کتب پڑھ کر یقین ہو گیا کہ یہ لوگ معمولی آدمی نہیں بلکہ یہ اسلام کے سرگروہ ہیں اور ان کے افکار کی دنیا کو سخت ضرورت ہے۔حضور علیہ السلام کی عربی زبان کی مہارت اور عرب وعجم کو عربی میں مقابلہ کا چیلنج دینا مخالفین کے لئے گولڈن چانس مہیا کرتا تھا کہ اپنی فوقیت ثابت کر سکیں لیکن وہ ایسا نہ کر سکے۔ان سب دلائل نے میرے لئے آپ علیہ السلام پر ایمان لانے کے علاوہ کوئی چارہ نہ چھوڑا۔جماعت کی حقیقت پر آگاہ ہونے کے بعد اس کی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ مَیں چند ایک پیش کروں گا جو پیش کئے ہیں۔ پھر ان نشانات کے ضمن میں ہی ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے۔کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے کہ جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کر کے مجھ پر غالب آ سکے۔مجھے اُس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور شاید دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ لوگوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپؐ نے میری تصدیق کی۔اور اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کا تین تین، چار چار لاکھ مرید تھا اُن کو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے۔اور بعض اُن میں سے ایسے تھے کہ میرے ظہور سے تیس برس پہلے دنیا سے گزر چکے تھے۔جیسا کہ ایک بزرگ گلاب شاہ نام ضلع لدھیانہ میں تھا۔جس نے میاں کریم بخش مرحوم ساکن جمال پور کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ قادیان میں پیدا ہو گیا اور وہ لدھیانہ میں آئے گا۔میاں کریم بخش ایک صالح موحد اور بڈھا آدمی تھا۔اُس نے مجھ سے لدھیانہ میں ملاقات کی اور یہ تمام پیشگوئی مجھے سنائی۔اس لئے مولویوں نے اُس کو بہت تکلیف دی۔مگر اُس نے کچھ پروانہ کی۔اُس نے مجھے کہا کہ گلاب شاہ مجھے کہتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم زندہ نہیں، وہ مر گیا ہے۔وہ دنیا میں واپس نہیں آئے گا۔اس امّت کے لئے مرزا غلام احمد عیسیٰ ہے جس کو خدا کی قدرت اور مصلحت نے پہلے عیسیٰ سے مشابہ بنایا ہے اور آسمان پر اُس کا نام عیسیٰ رکھا ہے اور فرمایا کہ اے کریم بخش جب وہ عیسیٰ ظاہر ہو گا تو تُو دیکھے گا کہ مولوی لوگ کس قدر اُس کی مخالفت کریں گے۔وہ سخت مخالفت کریں گے لیکن نامراد رہیں گے۔وہ اس لئے دنیا میں ظاہر ہو گا کہ تا وہ جھوٹے حاشیے جو قرآن پر چڑھائے گئے ہیں اُن کو دُور کرے اور قرآن کا اصل چہرہ دنیا کو دکھاوے۔اس پیشگوئی میں اس بزرگ نے صاف طور پر یہ اشارہ کیا تھا کہ تُو اس قدر عمر پائے گا کہ عیسیٰ کو دیکھ لے گا۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 36 تا 37)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بعض لوگوں کی رہنمائی فرمائی۔(اس ضمن میں) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بعض جو بیعت کرنے والے تھے، اُن کے کچھ واقعات اور بعد کے واقعات بھی بیان کرتا ہوں۔

حضرت میاں عبدالرشید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ’’مجھے بیعت کی تحریک حضرت والد صاحب کی تحریک اور ایک خواب کے ذریعہ سے ہوئی۔میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور ایک چارپائی پر لیٹے ہیں اور بہت بیمار ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے پاس کھڑے ہیں جیسے کسی بیمار کی خبر گیری کرتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی سے آپ کے کندھے پر سہارا دے کر کھڑے ہوئے۔اس کے بعد اس حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکچر دینا شروع کر دیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق بیان تھا اور اس کے بعد خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تندرست ہو گئے ہیں اور آپ کا چہرہ پُررونق ہو گیا۔جس سے میں نے یہ تعبیر نکالی کہ اب اسلام حضرت صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دوبارہ زندہ ہو گا۔چنانچہ اس خواب کے بعد پھر میں نے بیعت کر لی۔‘‘ (رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 28 روایت حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ لاہور)

اسی طرح عبدالستار صاحبؓ ولد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ: ’’میں نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ مسیح ناصری کی وفات کا مسئلہ ہمیں نہیں آتا، زندہ کا آتا ہے۔کیونکہ مسیح زندہ کے بارے میں سنتے رہے ہیں۔یہ ہمیں سمجھا دیں۔میرے والد صاحب نے اپنا ایک خواب بیعت سے آٹھ دس ماہ کے بعد یہ سنایا کہ میں نے دریائے راوی کے کنارے پر دیکھا کہ دو خیمے لگے ہوئے ہیں، ایک مسیح موعود علیہ السلام کا ہے اور دوسرا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔میں رسولِ کریمؐ کے خیمے میں داخل ہوا اور یہ سوال کیا کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے والے بزرگ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص بہت لائق، بہت لائق (ہے)، بہت لائق۔تین دفعہ انگلی کے اشارے سے فرمایا۔مکمل شہادت کو دیکھ کر یقینِ کامل ہو گیا کہ آپ یعنی مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں راستباز ہیں، ہمیں حیات واموات کے مسئلے کی ضرورت نہیں، ایمان لے آئے اور بیعت میں داخل ہوئے۔‘‘

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ 178 روایت حضرت عبدالستار صاحبؓ)

پھر سردار کرمداد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ: ’’میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیعت کرنے سے پہلے خواب میں دیکھا۔وہ اس طرح کہ ایک سڑک ہے جس پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مل کر ٹہلتے آ رہے ہیں۔بندہ سامنے سے آ رہا ہے۔حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندے کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں، انگلی کے اشارے سے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔یہ خدا کی طرف سے ہے۔یعنی تین دفعہ حضور نے فرمایا۔جب میں نے 1902ء میں بمقام قادیان دارالامان میں جبکہ چھوٹی مسجد ہوا کرتی تھی، بیعت کی تو اُسی حلیے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پایا۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 5 صفحہ 1 روایت حضرت سردار کرم داد خان صاحبؓ)

اس زمانے میں پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی کا نظارہ دیکھتے ہیں۔محمد بن احمد صاحب جرمنی میں رہتے ہیں۔کہتے ہیں کہ ایک عرصے سے مَیں یہ لکھنے کا سوچ رہا تھا لیکن بار بار لکھنے میں تردد پیدا ہوا۔کیونکہ جب تک میں ایک خاص روحانی کیفیت میں نہ ہوں، خدا تعالیٰ کی رضا کو محسوس نہ کر رہا ہوں، لکھنے نہیں

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

www.intactconstructions.org
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

بیٹھتا۔ کہتے ہیں۔ خاکسار اس وقت جرمنی میں انجنیئر نگ پڑھ رہا ہے۔ بچپن اور جوانی اپنی فیملی کے ساتھ سعودی عرب میں گزاری جہاں احمدیت کا نام تک نہ سنا تھا۔ 2004ء یا 2005ء میں خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اُس وقت ہم ایک خوبصورت مینار میں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کر رہے تھے جو اپنے جوبن پر اور ہمارے بالکل قریب تھا۔ چاند کی روشنی ہمارے چاروں طرف دُور دُور تک پھیلی ہوئی تھی جس کے درمیان میں ایک مینار تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کی طرف اشارہ کر کے مجھے بتا رہے تھے جسے مَیں پہلے نہیں جانتا تھا۔ آپ میرے ساتھ اتنی محبت اور شفقت سے پیش آ رہے تھے کہ جس کا بیان ناممکن ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ حضور کے چہرہ سے اہل دنیا کے لئے ہموم وغموم کا بوجھ ہویدا تھا۔ پھر میں بیدار ہوگیا اور یوں محسوس ہوا جیسے مَیں زمین سے بلند ہوں۔ اس کے بعد کئی روز تک لوگوں سے میرا اسلام کلام بہت کم رہا۔ مجھے اس خواب کی کچھ سمجھ نہ آئی، یہاں تک کہ میرے والد صاحب نے بعد میں اس بارے میں بتایا۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب والد صاحب نے بتایا کہ اُنہیں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں 1979ء میں میری ولادت کی بشارت دی تھی اور فرمایا تھا کہ تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہوگا اور اُس کا نام محمد رکھنا۔ یہ بات میرے والد صاحب نے مجھے 2007ء میں بتائی۔ اُس وقت تک میں احمدیت کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔ پھر سیریا میں ایک بار میرے چھوٹے بھائی نے جماعت کی ویب سائٹ کے بارے میں بتایا جہاں میں نے جماعت کے عقائد اور تفسیر کا مطالعہ کیا۔ یہ کم و بیش وہی عقائد تھے جن کا ہم بچپن میں اپنے دوستوں کے ساتھ ذکر کیا کرتے تھے۔ مثلاً یہ کہ دجال سے مراد اثرِ حاضر کا مغربی ممالک کا صنعتی انقلاب اور مادی کشش، نیز عیسائیت کا پرچار کرنے والی قوتیں ہیں۔ پھر مجھے لکھتے ہیں کہ یقین کریں کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھتے وقت حقائق و معارف اور حضور کی روزِ روشن کی طرح واضح صداقت کو پڑھ کر رویا کرتا تھا۔ ہر لفظ میری روح میں اتر جاتا تھا۔ یہ متاع ایمان ایسی دولت ہے جس کا بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ جماعت کے عقائد کا دوسروں پر غلبہ بھی واضح تھا۔ یقیناً جو جماعت اسلام کے صحیح عقائد پیش کرتی ہے، مثلاً قرآنِ کریم کا ناسخ و منسوخ سے پاک ہونا، اس کی عقلی اور منطقی تفسیر، عصمتِ انبیاء، ختم نبوت کی تفسیر، اسراء اور معراج کی حقیقت، وہ صرف مسیح موعود کی جماعت ہی کھول سکتی ہے۔ گو آج اُسے جزوی غلبہ حاصل ہے لیکن مستقبل قریب میں اُسے کامل غلبہ حاصل ہوگا۔

دمشق کے ایک دوست رضوان صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے دمشق یونیورسٹی سے میتھیمیٹک (Mathematic) اور آئی ٹی (IT) کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کمپیوٹر کی مرمت کا کام شروع کیا اور اس کے ساتھ دمشق کی بعض مساجد میں نوجوانوں کو قرآن پڑھانے لگا۔ دینی علوم مَیں نے کسی ادارے میں نہیں حاصل کئے بلکہ ذاتی کوشش اور مطالعہ سے اخذ کئے۔ ایک واقعہ کے بعد مَیں معرفتِ الٰہی کے حصول کی کوشش میں لگ گیا۔ تو اُس کے بعد جو پہلا رؤیا دیکھا اُس میں میرے لئے پیغام تھا کہ قرآنِ کریم ہی علوم و معارف کا خزانہ ہے اور اپنی زندگی کی تمام مشکلات کا حل اس میں تلاش کرو۔ میں نے جب قرآنِ کریم پر غور کیا تو اُس کے فیوض و علوم سے میرا دامن بھر گیا۔ ایک رات میں نماز میں قول خدا اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ ہُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا (الکھف: 105) سے بہت ڈرا۔ اور خدا تعالیٰ سے ہی سیدھے راستے کی ہدایت چاہی۔ اُس وقت دو نوجوانوں نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور قادیانیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے قادیانیت کے کافر ہونے کے بارے میں ایک کتاب لی اور اُنہیں سنانے لگا۔ اچانک مجھے ایک عجیب احساس ہوا اور میں نے کتاب بند کر دی اور کہا مجھے لگتا ہے کہ کوئی بڑی غلطی کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں ایسی جماعت کے بارے میں بتا رہا ہوں جس کے ساتھ مجھے بات کرنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا بلکہ میں سنی سنائی باتیں کر رہا ہوں۔ پھر میرا تعارف ایک احمدی مکرم بدر صاحب سے ہوا جنہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ دی۔ میں نے یہ کتاب اُس وقت تک نہ رکھی جب تک مکمل نہ پڑھ لی۔ میں نے محسوس کیا کہ اس شخص کے انگ انگ میں اسلام سمایا ہوا ہے۔ یہ سنا سنایا ہوا اسلام نقل نہیں کر رہا بلکہ اس نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ یہ ضرور کوئی خدا کا مقرب انسان ہے۔ اس کتاب میں جس موضوع نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ وحی الٰہی اور اُس کا غیر منقطع ہونا ہے کیونکہ کوئی چھ ماہ قبل میں نے ایک رؤیا دیکھا تھا کہ جیسے مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں اور خدا تعالیٰ کا نور پھیلا ہوا ہے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ مجھے فرماتا ہے۔ اَعۡطَیۡتُکَ الدِّرۡعَ الۡوَاقِیۡ۔ یعنی میں نے تجھے محفوظ رکھنے والی زرہ عطا کی ہے۔ مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی اور خدا تعالیٰ سے شرم کے سبب میں نے اُنہیں نہیں پوچھا بلکہ عرض کیا کہ سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا۔ اس پر ایک فرشتہ نظر آیا جو جنگجو لگتا تھا اور اُس نے اسلحہ وغیرہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس فرشتے نے مجھے کہا کہ اپنے دوست باسط سے کہو کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ چمٹ جاؤ۔ اس کے بعد میں نے حضور علیہ السلام کی تمام عربی کتب پڑھ لیں اور بہت فائدہ اُٹھایا۔ آپ کے کلام نے مجھ پر جادو کا سا اثر کیا۔ اس کے بعد میں نے استخارہ کیا تو ایک دفعہ مجھے یہ آیت سنائی دی۔ عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَیۡنٰہُ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَ عَلَّمۡنٰہُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا۔ (الکھف: 66) پھر دوسری دفعہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میرے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ اس زمانے کے فتنوں سے بچنے کے لئے صرف مرزا غلام احمد ہی سفینۂ نجات ہیں۔

پھر بعض نشانات دیکھ کر افریقہ کے جو مختلف لوگ ہیں (ان کے کچھ واقعات بیان کرتا ہوں)۔

ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ سرکٹ مبلغ عبدالمالک اپنے دوساتھیوں مونسے (Monsie) نامی قصبہ میں تبلیغ کے لئے گئے۔ قصبے کے نوجوانوں نے تبلیغ کی جگہ پر خوب شور شرابا کیا جن پر اُن کو تبلیغی نشست بند کرنا پڑی۔ اگلے دن قصبے کے لوگ اپنے ایک پروگرام کے تحت ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ اچانک تیز ہوا شروع ہوئی۔ بظاہر بارش کا کوئی امکان نہ تھا کہ اچانک گھنے بادل آئے اور بڑی تیز آندھی چلی۔ موسلا دھار بارش ہوئی اور اُن کا سارا پروگرام خراب ہو گیا۔ اس واقعہ پر قصبہ کے لوگوں نے محسوس کیا کہ یہ طوفان خدا کے غضب کا نشان تھا جو احمدیوں کو تبلیغ سے روکنے کے نتیجہ میں ظاہر ہوا ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں اکتالیس افراد نے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

پھر نائیجیریا کی ایک رپورٹ ہے کہ وہاں اودولو (Odulu) گاؤں اور اس کے اردگرد تبلیغ کر رہے تھے تو وہاں کافی مخالفت ہوئی۔ کچھ عرصے بعد اس گاؤں کا ایک نوجوان بشیر ہے، اس نے آ کر بتایا کہ اُس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر یہ احمدی لوگ سچے نہیں ہیں تو اُنہیں تکلیف میں مبتلا کر اور اگر احمدی سچے ہیں تو مخالفین کو تکلیف میں مبتلا کر جو ایک نشان بنے۔ چنانچہ پانچ دن بعد میں نے دیکھا کہ مخالفین میں دو شخص بیمار ہوئے اور شدید تکلیف میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے جس سے مجھے یقین ہوگیا کہ یہ جماعت خدا کی طرف سے ہے اور میں سچے دل کے ساتھ ایمان لا کر احمدی ہوتا ہوں۔

پھر بورکینا فاسو میں ددگو (Dedougou) ریجن ہے، وہاں سے (ہمارے مبلغ) لکھتے ہیں کہ جب تبلیغ کے سلسلے میں مختلف گاؤں کا دورہ کیا تو ایک گاؤں پہنچے۔ اس گاؤں میں ہمارے سو کے قریب ممبر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مربی صاحب! کافی عرصے سے بارش نہیں ہو رہی اور ہم فصلیں کاشت نہیں کر سکے۔ خاکسار نے کہا کہ آؤ خدا سے دعا کرتے ہیں اور نمازِ استسقاء پڑھتے ہیں۔ صبح دس بجے نمازِ استسقاء ہوگی۔ تمام گاؤں کے افراد، بچے بوڑھے خواتین سب کو اطلاع کر دیں۔ جب اطلاع کی تو غیر احمدی مسلمان اپنے امام سمیت اس نماز میں شامل نہیں ہوئے۔ کہتے ہیں مَیں نے نماز میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واسطہ دے کر کہا کہ اے میرے رب! ان لوگوں کی زمین کی پیاس بجھا دے، ہماری دعائیں سُن اور آج یہ نظارہ گاؤں والوں کو دکھا دے۔ خدا تعالیٰ نے احمدی بچوں اور خواتین اور بوڑھوں کی دعا کو سنا۔ اُسی رات موسلا دھار بارش ہوئی۔ کہتے ہیں ہم تو نماز پڑھ کے دوسرے گاؤں میں تبلیغ کرنے چلے گئے تھے۔ صبح جب جماعت ماسو کے لوگ پیغام دینے کے لئے آئے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گاؤں میں یہ سب سے پہلی بڑی بارش برسی ہے جو خدا تعالیٰ کا بڑا فضل تھا۔ اس واقعہ سے غیر احمدی مسلمان اور عیسائی بہت متاثر ہوئے جنہوں نے ہمیں نماز پڑھتے دیکھا تھا اور نتیجۃً وہاں نوّے (90) بیعتیں ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہئے۔ اور اُن کو شکر کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اُن کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ اُن کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 710۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے ایک سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ ایسا تعلق پیدا کرنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا نشان دکھانے والا بنائے اور ہمارے ایمانوں میں اضافہ کرنے والا بنائے۔ اور آئندہ نسلوں میں بھی ہم اس روح کو پھونکنے والے ہوں کہ خدا تعالیٰ سے ایک سچا تعلق جوڑو اور جماعت کے ہمیشہ وفادار رہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آئے ہو تو اُس کی قدر کرو۔ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں میں بھی ایمان قائم رکھے اور بڑھاتا چلا جائے۔

اس وقت ایک افسوسناک خبر ہے۔ میں نمازوں کے بعد دو جنازے پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مکرم

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP
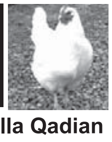

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

رضی الدین صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب کا ہے، جو 8 رفروری 2014ء کو اپنے گھر سے کام پر جانے کے لئے نکلے تھے کہ ان کو شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ کراچی میں تھے۔ ان کی اہلیہ اور بھتیجا بھی ان کے ہمراہ تھے۔ کراچی میں اُس دن ہڑتال تھی اور ان کی اہلیہ نے اُنہیں کہا بھی کہ کام پر نہ جائیں لیکن یہ پھر بھی کام پر جانے کے لئے تیار ہوئے۔ ابھی گھر سے کچھ فاصلے پر ہی پہنچے تھے کہ دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار آئے اور انہوں نے ان پر فائرنگ کر دی۔ ایک گولی آپ کی گردن میں لگی جس نے سانس کی نالی کو زخمی کر دیا۔ بھتیجا ان کا ساتھ تھا، وہ تو خیر اطلاع دینے کے لئے گھر چلا گیا۔ اہلیہ ان کو فوری طور پر ہسپتال لے گئیں جہاں ڈاکٹر نے ہر ممکن کوشش کی لیکن مکرم رضی الدین صاحب زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ محمد حسین مختار صاحب کے یہ بیٹے تھے۔ شہید مرحوم کے آباؤ اجداد کا تعلق مینڈر ضلع پونچھ کشمیر سے تھا۔ مینڈر کے دو بزرگان نے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی اور واپس آ کر تبلیغ شروع کر دی جس کے نتیجہ میں شہید مرحوم کے پڑدادا مکرم فتح محمد صاحب نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کی توفیق پائی تھی۔ شہید مرحوم کے دادا کا نام مکرم مختار احمد صاحب جبکہ والد مکرم محمد حسین مختار ہیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد یہ خاندان گوئی ضلع کوٹلی میں آباد ہوا۔ بعد میں 1992ء سے کراچی میں رہائش اختیار کر لی۔ ایف۔ اے تک تعلیم حاصل کی۔ ایک فیکٹری میں چھ سال سے ملازم تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 26 سال تھی۔ نہایت ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ ہر ایک سے خوش دلی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ خلافت سے عشق تھا۔ عہدیداران اور نظامِ جماعت کا بہت احترام کرتے تھے۔ کسی سے جھگڑے کی نوبت کبھی نہیں آئی۔ شہادت کے بعد غیر از جماعت دوست بھی اظہار کرتے رہے کہ کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی، نہ ہی کبھی کسی کو شکایت کا موقع دیا۔ بار بار شہادت کی تمنا کیا کرتے تھے۔ شہادت سے چند دن پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک لڑکا کلہاڑی لے کر تعاقب کر رہا ہے اور اچانک وار کر دیتا ہے تو اس سے آپ کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ شہادت سے دو دن قبل چھ فروری کو ان کی اہلیہ محترمہ نے خواب میں دیکھا کہ میرے خاوند شہید مرحوم کی شادی ہو رہی ہے۔ پھر اچانک دیکھتی ہیں کہ گھر جنازہ پڑا ہوا ہے۔ کہتی ہیں میں بھاگ کر اپنے والدین کے گھر جاتی ہوں جو قریب ہی تھا تو دیکھا کہ ایک جنازہ وہاں بھی پڑا ہوا ہے۔ پھر ان کی آنکھ کھل گئی۔ شہید مرحوم کے والد نے بھی خواب دیکھی تھی کہ بڑا بیٹا محمد احمد میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ کے پاس سترہ دن کی مہلت ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ شہید موصی تھے اور اکثر مسجد میں جو آجکل خدام ڈیوٹی دیتے ہیں اُن ڈیوٹی دینے والوں میں بڑے فعّال تھے۔ ان کے والد عمر رسیدہ ہیں۔ اسّی 80 سال ان کی عمر ہے۔ گزشتہ چار سال سے مفلوج بھی ہیں۔ یہ اپنی فیملی کے، والدین اور بچوں کے بھی اکیلے ہی کفیل تھے۔ ان کے بھائیوں کو بھی دھمکیاں ملی ہیں جس کی وجہ سے وہ وہاں سے چلے گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد پھر ان کو دھمکیاں ملنی شروع ہو گئیں تھیں۔ ان کے والدین کے علاوہ اہلیہ محترمہ نصرت جبین صاحبہ اور سات ماہ کی بیٹی عزیزہ عطیۃ النور ہیں۔ صرف ایک ہی ان کی بیٹی ہے۔ بھائی ہیں، اُن کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کے والدین کو بھی اور باقی لوگ، بیوی کو بھی اور بچی کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے اور صبر اور حوصلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ ڈاکٹر خالد یوسف صاحب کا ہو گا جو 7 رفروری 2014ء کو فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ڈاکٹر صاحب موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی ہے۔ آپ کے والد محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب تھے جو نوابشاہ کے امیر ضلع تھے اور اُنہیں 9 رستمبر 2008ء میں شہید کر دیا گیا تھا۔ ان کی والدہ نوابشاہ میں ہی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا تھا۔ امۃ الشافعی اور ادیبہ یوسف اور اعیان احمد بیٹا نو سال کا ہے اور ایمان خالد پانچ سال۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ دے اور ان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اپنے والد کی شہادت کے بعد یہ نوابشاہ سے یہاں آئے تھے اور بڑے اچھے ڈاکٹر تھے۔ وہاں بھی انہوں نے غریبوں کی بڑی خدمت کی لیکن نوابشاہ کے حالات خراب ہونے کی وجہ سے پھر یہ فضل عمر ہسپتال میں آ گئے تھے۔ ای این ٹی کے رجسٹرار تھے۔ اور مریضوں کے ساتھ ان کا بڑا اچھا سلوک ہوتا تھا۔ جس دن ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں، اُس دن بھی باوجود اپنی بیماری کے انہوں نے اسّی 80 مریض دیکھے۔ بڑی خدمت کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

❀❀

سرودھرم سمّیلن دہلی

سوامی ستیہ نارائن مندر دہلی کی جانب سے ان کے مذہبی گورو شری رام داس جی کے 154 ویں جنم دن کے موقع پر سرودھرم سمّیلن کا انعقاد 10 فروری کے دن کیا گیا۔ اس پروگرام میں خاکسار کے علاوہ محترم ٹی شفیق احمد صاحب امیر ضلع دہلی و محترم سید عبد الہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ دہلی شریک ہوئے۔ جلسہ سرودھرم سمّیلن دوپہر ساڑھے بارہ بجے شروع ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار کی بعنوان ''اسلام امن و سلامتی کی تعلیم دیتا ہے'' بزبان بنگلہ ہوئی۔ دوسری تقریر بدھ مذہب کے نمائندہ نے کی۔ صدر اجلاس محترم جے ہالدار صاحب جوائنٹ سیکرٹری ستیہ نارائن مندر نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسہ میں 200 سے زائد مرد و خواتین شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری قادیان)

امرتسر میں انٹرنیشنل پیٹکس میلہ میں جماعت احمدیہ کا بک اسٹال

۱۳ ردسمبر ۲۰۱۳ کو امرتسر میں گورنمنٹ پنجاب کی جانب سے لگائے گئے انٹرنیشنل پیٹکس میلہ میں جماعت احمدیہ امرتسر کی جانب سے ایک بک اسٹال لگایا گیا اس میلے میں بھارت کے مختلف صوبوں کے علاوہ پاکستان سے بھی کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ بک اسٹال میں قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ اور کتاب ورلڈ کرائسس اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس سب سے مقبول رہی۔ (ہند سماچار ۱۴ دسمبر ۲۰۱۳)

سانحہ ارتحال

خاکسار کی والدہ محترمہ تاجہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد عبد اللہ بٹ صاحب مرحوم ساکن جماعت احمدیہ رشی نگر مورخہ 25 جنوری 2014ء بروز ہفتہ بعمر 85 سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک سیرت اور صبر و رضا کی پیکر تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں شادی شدہ صاحب اولاد چھوڑی ہیں۔ مورخہ 26 جنوری 2014ء کو نماز جنازہ پڑھی گئی اور تدفین عمل میں آئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد رفیق بٹ رشی نگر کشمیر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)

Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

خطبہ جمعہ

یوم مصلح موعود کے تعلق میں پیشگوئی مصلح موعود اور 'علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا' کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عظیم الشان کارناموں کا مختصر تذکرہ۔

حضرت مصلح موعودؓ کے علم و فضل سے متعلق غیروں کے اعتراف۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرزند مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 فروری 2014ء بمطابق 21 تبلیغ 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 14 مارچ 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

کل یعنی گزشتہ کل 20 فروری کا دن گزرا ہے۔ یہ دن جماعت میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے حوالے سے خاص اہمیت کا حامل ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی جو نیک، صالح اور بہت سی صفات کا حامل ہونا تھا۔ گزشتہ جمعہ کو بھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات کے حوالے سے ذکر کیا تھا، آج بھی میں نے یہی مناسب سمجھا کہ 20 فروری کے قریب کا جمعہ ہے اس وجہ سے اس پیشگوئی کا ذکر کروں جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عظیم الشان نشان قرار دیا ہے۔ معترضین کے جواب میں آپ نے یہ وضاحت فرمائی کہ تم اعتراض تو کرتے ہو لیکن یہ بشری طاقتوں سے بالا تر ہے کہ ایسی پیشگوئی کی جائے۔ اور صرف بیٹا ہونے کی پیشگوئی نہیں کی جا رہی بلکہ ایسی صفات کا حامل بیٹا ہونے کی (پیشگوئی کی جا رہی ہے) جو لمبی عمر پانے والا بھی ہوگا اور جو آپ کی زندگی میں پیدا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اس اعلان کو گہری اور انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو اس کے نشانِ الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں ہوسکتا۔ آپ نے معترضین کو فرمایا کہ اگر شک ہو تو اس قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو، پیش کرو۔

فرمایا: اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے۔ اور جیسا کہ آپ کی بعثت کا مقصد ہی اسلام کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سب پر ثابت کرنا تھا۔ یہاں بھی آپ اس پیشگوئی اور نشان کو پیش فرما کر یہ نہیں فرما رہے کہ یہ میری صداقت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ فرمایا کہ اس نشانِ آسمانی کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم، رؤوف الرحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور فرمایا اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ آپ نے وضاحت فرمائی کہ مردہ زندہ کرنا تو صرف اتنا ہی ہے کہ ایک روح تھوڑے عرصے کے لئے واپس منگوالی، جیسا کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا بعض انبیاء کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ گو اس پر بھی اعتراض کرنے والوں کے اعتراض موجود ہیں۔ اور کسی مردہ کا زندہ ہونا اگر مان بھی لیا جائے تو اس سے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ مگر یہاں بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہٖ ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 99 اشتہار نمبر 34 مطبوعہ ربوہ)

آپ فرماتے ہیں کہ "اے لوگو! میں کیا چیز ہوں اور کیا حقیقت؟ جو کوئی مجھ پر حملہ کرتا ہے وہ درحقیقت میرے پاک متبوع پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے، حملہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر اُس کو یاد رکھنا چاہئے، وہ آفتاب پر خاک نہیں ڈال سکتا بلکہ وہی خاک اُس کے سر پر، اُس کی آنکھوں پر، اُس کے منہ پر گر کر اُس کو ذلیل اور رسوا کرے گی۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت اُس کی عداوت اور اُس کے بُغض سے کم نہیں ہو گی بلکہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ ظاہر کرے گا۔ کیا تم فجر کے قریب آفتاب کو نکلنے سے روک سکتے ہو۔ ایسے ہی تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتابِ صداقت کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ خدا تعالیٰ تمہارے کینوں اور بخلوں کو دور کرے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 100 اشتہار نمبر 34 مطبوعہ ربوہ)

ان اعتراض کرنے والوں میں غیر مسلموں کے ساتھ بعض مسلمان بھی شامل تھے جن کو آپ نے یہ چیلنج دیا اور تنبیہ بھی فرمائی۔ بہرحال اس پیشگوئی کے تحت جیسا کہ ہم جانتے ہیں 1889ء میں جنوری میں وہ موعود بیٹا پیدا ہوا جس نے اسلام کی برتری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت کو قائم کرنے کے لئے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جو رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے اور جن کا غیروں نے بھی اعتراف کیا۔

اس سے پہلے کہ مَیں حضرت مصلح موعودؓ کے بعض کارناموں کا ذکر کروں، پیشگوئی کے اصل الفاظ بھی آپ کے سامنے رکھنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ ان کے بار بار ہمارے سامنے آنے سے ہمیں اس کی عظمت و شوکت کا بھی پتا لگے اور اس کی حقیقت کا بھی پتا لگے۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے قلم سے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار "رسالہ سراجِ منیر مشتمل بر نشانہائے رب قدیر" کے نام سے تحریر فرمایا جو اخبار ریاض ہند امرتسر میں یکم مارچ 1886ء کی اشاعت میں بطور ضمیمہ شائع ہوا۔ اس میں آپ نے لکھا کہ "ان ہر سہ قسموں کی پیشگوئیوں میں سے جو انشاء اللہ رسالہ میں بہ بسط تمام درج ہوں گی" (یعنی تفصیلات کے ساتھ درج ہوں گی) "پہلی پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے۔ آج 20 فروری 86 (عیسوی) میں جو مطابق پندرہ جمادی الاول ہے برعایت ایجاز و اختصار" (یعنی مختصر مضمون بیان کرتے ہوئے) "کلمات الٰہیہ نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے اور مفصل رسالہ میں درج ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

"پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزوجل خدائے رحیم و بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّشانہٗ وعزّاسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں، باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہوگا"۔ (اللہ تعالیٰ نے یہاں ہر قسم کا ابہام ختم کر دیا کہ بعد کی نسل میں یا ذرّیت میں نہیں پیدا ہوگا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا بیٹا ہوگا) فرمایا "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل" (انجامِ آتھم میں جو پوری پیشگوئی ہے، عربی میں لکھی ہوئی ہے، وہاں عمانوایل لکھا گیا ہے تو اصل عمانوایل ہی ہے، بہرحال) پھر فرمایا "اور بشیر بھی ہے"۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے یا عمانوایل اور بشیر بھی ہے۔ "اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (......) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ۔ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا

موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 96-95 اشتہار نمبر 33 مطبوعہ ربوہ)

پس جیسا کہ میں نے کہا، یہ وہ خصوصیات ہیں جن کا حامل وہ بیٹا ہونا تھا اور ایک دنیا نے دیکھا کہ وہ بیٹا پیدا ہوا اور 52 سال تک خلافت پر متمکن رہنے کے بعد اپنی خصوصیات کا لوہا دنیا سے منوا کر اس دنیا سے رخصت ہوا۔ اگر ان خصوصیات کی گہرائی میں جا کر دیکھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو اس کے لئے کئی کتابیں لکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی خطبہ میں یا کسی تقریر میں حضرت مصلح موعود کی زندگی اور آپ کے کارناموں کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ جماعت میں اس حوالے سے ہر سال 20 رفروری کو جلسے منعقد کئے جاتے ہیں اور مقررین اور علماء اپنے اپنے ذوق اور علم کے مطابق اس مضمون کو بیان کرتے ہیں۔ مَیں بھی کئی مرتبہ اس مضمون کو بیان کر چکا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی بیان کر چکے ہیں۔لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ حضرت مصلح موعود کی زندگی اور اس پیشگوئی کا مکمل احاطہ ہوگیا یا ہر ایک کو سمجھ آ گئی۔ بہرحال آج بھی مَیں اس پیشگوئی کے حوالے سے اس کے ایک آدھ پہلو کو لے کر حضرت مصلح موعود کی زندگی کی بعض باتیں پیش کروں گا۔اور یہ بھی کہ اپنوں کو اور غیروں کو آپ کے علم و عرفان نے کس طرح متاثر کیا۔

اس سے پہلے میں حضرت مصلح موعود کی کتب اور لیکچرز اور تقاریر کا ایک جائزہ بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اُس وقت ریکارڈنگ کا تو باقاعدہ انتظام نہیں تھا۔اُن کے بعض لیکچر، تقاریر مکمل موجود ہیں، بعض نہیں۔ زُود نویس ساتھ ساتھ لکھتے جاتے تھے اور بعض دفعہ پوری طرح لکھا بھی نہیں جاتا تھا۔

بہرحال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب، لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ ''انوار العلوم'' کے نام سے فضل عمر فاؤنڈیشن شائع کر رہی ہے۔اس وقت تک انوار العلوم کی 24 جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ان جلدوں میں آپ کے کُل 633 لیکچر اور تقاریر اور کتب آ چکی ہیں۔ اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی سکیم ہے، اُن کا اندازہ ہے کہ 32 جلدیں شائع ہوں گی۔ اور اس طرح کُل تقاریر، لیکچر اور کتب وغیرہ تقریباً ساڑھے آٹھ سو کے قریب بن جائیں گے۔ 24 جلدوں میں مَیں نے کہا آ گئیں۔ 25 سے 29 جلدیں جو ہیں وہ تیار ہو گئی ہیں، ابھی چھپی نہیں ہیں۔اُن میں 163 کتب، لیکچرز اور تقاریر شامل ہیں۔ پھر اُس کے بعد تین اور رہ جائیں گی۔ تو یہ تقریباً آٹھ سو سے اوپر چلی جائیں گی۔ اسی طرح خطباتِ جمعہ اور عیدین اور نکاح ہیں۔ ابھی تک جو لسٹ ملی ہے اس کے مطابق ان کی تعداد 2076 بنتی ہے۔ اور خطباتِ محمود کی اس وقت کُل 28 جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1602 خطبات شامل ہیں۔ اور 1948ء سے 1959ء تک کے خطبات 29 سے 39 جلد میں شائع ہوں گے۔ ان میں بھی تقریباً 500 خطبات اور شامل ہو جائیں گے۔

تو یہ آپ کے علمی کاموں کا ایک ہلکا سا عمومی خاکہ ہے، اور اگر ہر خطبے اور ہر تقریر کو سنیں، ہر لیکچر کو دیکھیں تو علم و عرفان کے ایسے موتی پروئے ہوئے نظر آتے ہیں اور علم کی ایسی نہریں بہہ رہی ہوتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی ایک دفعہ یہ تجزیہ پیش کیا تھا اور انہوں نے ایک پہلو ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'' کو لے کے فرمایا تھا کہ اس میں ہی اتنی وسعت ہے کہ اس کو بیان کرتے چلے جائیں تو ختم نہیں ہو سکتا۔

بہرحال اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ ''اس سلسلہ میں حضور کی ایک کتاب تو تفسیرِ کبیر ہے جو خود اتنی عجیب تفسیر ہے کہ جس شخص نے بھی غور سے اُس کے کسی ایک حصہ کو پڑھا ہوگا یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا کہ اگر دنیا میں کوئی خدا رسیدہ بزرگ پیدا ہوتا اور وہ صرف یہ حصہ قرآنِ کریم کا تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع کر دیتا تو یہ اُس کو دنیا کی نگاہ میں بزرگ ترین انسانوں میں سے ایک انسان بنانے کے لئے کافی تھا۔لیکن اس پر ہی بس نہیں، قرآنِ کریم پر اور بہت سی کتب لکھیں۔ اور'' خلیفہ ثالث فرماتے ہیں کہ ''میرا خیال ہے کہ حضور نے صرف قرآنِ کریم کی تفسیر پر ہی آٹھ، دس ہزار صفحات لکھے ہیں۔ اس وقت جو چھپی ہوئی صورت میں تفسیر کبیر کی دس جلدیں ہیں وہ تقریباً چھ ہزار صفحات بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ سورتوں کے نوٹس ہیں اور مختلف تقریروں میں بہت ساری جگہوں پر تفاسیر بیان کی گئی ہیں جو اس میں شامل نہیں۔

پھر کلام کے اوپر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دس کتب اور رسائل لکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا جو اُس وقت جائزہ تھا یہ اُس کے مطابق ہیں۔ تفسیرِ کبیر جو ہے دس جلدیں، اُس میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرۃ، پہلی دو سورتیں، پھر سورۃ یونس سے سورۃ عنکبوت تک، دسویں سورۃ سے لے کر انتیسویں سورۃ تک ہے۔ اُس کے بعد پھر بیچ میں لکھی نہیں گئیں، چھپی نہیں۔ پھر سورۃ النبأ سے کر النّاس تک ہے۔ گویا کہ تقریباً 59 سورتیں بنتی ہیں جن کی تفسیر لکھی۔ اور یہ جو تفسیر ہے تقریباً چھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور اس کو بہت باریک لکھا ہوا ہے۔ اگر آج کل کے حساب سے لکھا جائے تو شاید دس بارہ ہزار صفحات بن جائیں۔ بہرحال یہ دوبارہ پرنٹ ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ منظرِ عام پہ آ جائے گی۔ قرآنِ کریم کی کُل 114 سورتیں ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ 55 سورتیں ابھی اس میں شامل نہیں۔

پھر کلام پر آپ کی دس کتب اور رسائل ہیں۔ آپ نے روحانیات، اسلامی اخلاق اور اسلامی عقائد پر 31 کتب اور رسائل تحریر فرمائے۔ سیرت و سوانح پر 13 کتب و رسائل لکھے۔ تاریخ پر چار کتب اور رسائل لکھے۔ فقہ پر تین کتب اور رسائل لکھے۔ سیاسیات قبل از تقسیمِ ہند 25 کتب اور رسائل۔ سیاسیات بعد از تقسیمِ ہند اور قیامِ پاکستان 9 کتب اور رسائل، سیاستِ کشمیر 15 کتب اور رسائل۔ پھر تحریکِ احمدیت کے مخصوص مسائل اور تحریکات پر تقریباً 100 کتب اور رسائل۔ اس کے علاوہ بے شمار اور مضامین ہیں۔ جیسا کہ میں نے تفصیل بیان کی کہ یہ تعداد سینکڑوں میں چلی جاتی ہے۔ تقریباً 800 سے اوپر چلی جائے گی۔

تو خلیفہ ثالث فرماتے ہیں کہ ''جیسا کہ فرمایا تھا کہ وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ ان پر ایک نظر ڈال لیں تو ان میں علومِ ظاہری بھی نظر آتے ہیں اور علومِ باطنی بھی نظر آتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ جب بھی آپ نے کوئی کتاب یا رسالہ لکھا، ہر شخص نے یہی کہا کہ اس سے بہتر نہیں لکھا جا سکتا۔ سیاست میں جب بھی آپ نے قیادت سنبھالی یا جب بھی آپ نے سیاست کے بارے میں قائدانہ مشورے دیئے، بڑے سے بڑا مخالف بھی آپ کی بے مثال قابلیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا۔

(ماخوذ از ماہنامہ انصار اللہ حضرت مصلح موعودؓ نمبر مئی، جون، جولائی 2009ء صفحہ 65-64)

غرض حضور کے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کے متعلق ایک بڑی تفصیل ہے جس کے ہزارویں حصہ تک بھی ہم نہیں پہنچ سکتے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ صرف تفسیر ہی حضرت مصلح موعود کے مقام کو منوانے کے لئے بہت کافی ہے۔ یقیناً ان تفاسیر نے قرآنِ کریم کو سمجھنے کا جو نیا انداز اور علوم و معارف کے گہرے راز کھولے ہیں، وہ ہمیشہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حصہ رہیں گے۔

اس وقت مَیں آپ کی تفسیر پر بعض غیروں کے تبصرے پیش کرتا ہوں۔

علامہ نیاز فتح پوری صاحب حضرت مصلح موعود کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ: ''تفسیرِ کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے''۔ (یہ احمدی نہیں تھے) ''اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحّر علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسن واستدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ آپ نے ''هٰؤُلَآءِ بَنَاتِيْ'' کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے''۔ (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 157 مطبوعہ ربوہ)۔ یہ اُس وقت انہوں نے دعا دی۔

پھر علامہ نیاز فتح پوری صاحب ہی ایک دوسرے خط میں لکھتے ہیں:

''تفسیر کبیر برابر پیشِ نظر رہی اور رات کو تو بالالتزام اُسے دیکھتا ہوں۔ میں نے اُسے کیسا پایا، یہ بڑی تفصیل طلب بات ہے۔ لیکن مختصر یوں سمجھ لیجئے کہ میرے نزدیک یہ اردو میں بالکل پہلی تفسیر ہے جو بڑی حد تک ذہنِ انسانی کو مطمئن کر سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کے ادارے نے اس تفسیر کے ذریعہ سے جو خدمت اسلام کی انجام دی ہے وہ اتنی بلند ہے کہ آپ کے مخالف بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے''۔

(تفسیر کبیر جلد 7 تعارفی نوٹ، مطبوعہ ربوہ)

جناب اختر اورینوی صاحب (ایم۔اے صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی) تفسیر کے بارے میں، پروفیسر عبدالمنان بیدل صاحب (سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج) کا اپنا ایک چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ: ''میں نے یکے بعد دیگرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیرِ کبیر کی چند جلدیں پروفیسر عبدالمنان بیدل سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج، پٹنہ و حال پرنسپل شبینہ کالج پٹنہ کی خدمت میں پیش کیں اور وہ ان تفسیروں کو پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدرسہ عربیہ شمس الہدیٰ کے شیوخ کو بھی تفسیر کی بعض جلدیں پڑھنے کے لئے دیں اور

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

ایک دن کئی شیوخ کو بلوا کر انہوں نے اِن کے خیالات دریافت کئے۔ ایک شیخ نے کہا کہ فارسی تفسیروں میں ایسی تفسیر نہیں ملتی۔ پروفیسر عبدالمنان صاحب نے پوچھا کہ عربی تفسیروں کے متعلق کیا خیال ہے؟ شیوخ خاموش رہے۔ کچھ دیر کے بعد ان میں سے ایک نے کہا پٹنہ میں ساری عربی تفسیریں ملتی نہیں ہیں۔ مصر و شام کی ساری تفاسیر کے مطالعہ کے بعد ہی صحیح رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ پروفیسر صاحب نے قدیم عربی تفسیروں کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا مرزا محمود کی تفسیر کے پائے کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی۔ آپ جدید تفسیریں بھی مصر و شام سے منگوا لیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے۔ عربی و فارسی کے علماء مبہوت رہ گئے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 158-157 مطبوعہ ربوہ)

پھر سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ نے ایک مختصر مکتوب کے بعد ایک مفصل مضمون بھی اخبار صدقِ جدید کو بھجوایا جس میں وہ صدقِ جدید کے ایڈیٹر کو لکھتے ہیں کہ ’’حصول دارالسلام کی جدوجہد میں مجھے جب جیل پہنچایا گیا تو تیسرے دن مجھے وجوہات نظر بندی تحریری شکل میں مہیا کئے گئے۔ جن میں میری گزشتہ تین چار برسوں کی تقریروں کے اقتباسات تھے۔ اور الزام یہ تھا کہ میں ہندوستان کی حکومت کا تختہ الٹ کر اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں حیران تھا کہ مجھ جیسا چھوٹا آدمی اور یہ پہاڑ جیسا الزام۔ لیکن مجھے آہستہ آہستہ محسوس ہوا کہ میری تقریروں سے کچھ ایسا ہی مفہوم اخذ کیا جاسکتا ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ میں بھٹکا ہوا مسافر تھا جس کی منزل تو متعین تھی لیکن راستے کا پتا نہ تھا۔ مسلمانوں کی انجمنِ اتحاد المسلمین ہو یا کوئی اور جماعت، ان سب کی حالت یہی ہے۔ (کہتے ہیں کہ) دوسرے دن میں نے تفسیر کبیر کا مطالعہ شروع کیا (جو اُن کے ایک دوست نے اسی جیل میں ہی دی تھی۔) جو میں اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔ تو مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور اسلام نظر آیا۔ (یہ احمدی نہیں تھے) اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھ کو تلاش تھی۔ تفسیرِ کبیر پڑھ کر میں قرآنِ کریم سے پہلی دفعہ روشناس ہوا۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا (اُن کو لکھ رہے ہیں) اپنا مسلک چھوڑ کر احمدیہ جیسی جماعت میں داخل ہونا، جس کو تمام علمائے اسلام نے ایک ہوّا بنا رکھا، کچھ معمولی بات نہیں۔ لیکن حق کے کھل جانے کے بعد یہاں خطرات کی پرواہ بھی کسی کو نہ تھی۔ تاہم سجدے میں گر کر شب و روز میں نے دعائیں شروع کیں کہ یا اللہ! مجھے صراط المستقیم دکھا۔ کئی ماہ اسی حالت میں گزر گئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری سجدے کی زمین آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ میری دعائیں قبول ہوئیں کیونکہ احمدیت کو سچا سمجھنے کے عقیدے میں مستحکم ہو گیا اور قادیان سے حضرت میاں وسیم احمد صاحب کی خدمت میں ایک خط کے ذریعہ سے میں نے درخواست کی کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ (پھر کہتے ہیں کہ) میری قید کا بڑا حصہ سکندر آباد جیل میں گزرا۔ وہاں کے جیلر ایک مسلمان اور علم دوست بھی تھے۔ قیدیوں کی پوری خط و کتابت اُن لوگوں کے علم میں رہتی ہے۔ کیونکہ اُن کے دستخط کے بعد ہی قیدیوں کے خطوط روانہ...... ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات کچھ اچھی نہ تھی لیکن جرأت کی کمی کے باعث میری یہ کوشش رہتی تھی کہ قادیان کو لکھے ہوئے میرے خطوط حکامِ جیل کے علم میں نہ آنے پائیں۔ مجلس اتحاد المسلمین حیدر آباد ایک بڑی ہی ہردلعزیز جماعت ہے۔ (یہ انڈیا کا حیدر آباد ہے) جیل کا عملہ جمعیت حتی کہ جیل کے سارے ہی قیدی مجھ سے بڑی محبت اور عقیدت سے پیش آتے تھے۔ (یہ جو تنظیم تھی اس کی وجہ سے، تو کہتے ہیں) اگرچہ پہریداروں کے سوا مجھ سے کوئی نہ مل سکتا تھا، ان وجوہ سے حکام کے علم میں آئے بغیر میرے خطوط قادیان کو پوسٹ ہو جاتے تھے۔ لیکن جو خط قادیان سے آتا تھا وہ بہرصورت جیلر کے علم میں آنا ضروری تھا۔ جب قادیان سے بیعت کا فارم آیا تو جیل میں بڑی گڑبڑ ہوئی۔ راز باقی نہ رہ سکا......۔ (کہتے ہیں) آخر جیلر میرے پاس آئے اور میرا خط مع بیعت فارم کے اُن کے پاس تھا۔ مجھ سے بڑی ہی ہمدردانہ گفتگو کی کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ قرآن کی اس تفسیر کو چھوڑیئے۔ میں آپ کو مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا مودودی کی تفسیرِ قرآن دیتا ہوں۔ آپ کے خیالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے وہ دونوں تفسیریں لا دیں جو اصل میں ترجمہ تھے اور کہیں کہیں تفسیر تھی۔ بیعت کا فارم تکمیل کر کے بھیجنے سے قبل مَیں نے ان دونوں تفاسیر کا مطالعہ کیا۔ تفسیرِ کبیر کے طالب علم میں اتنی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دیگر تمام تفاسیر پر تنقید کر سکے۔ چنانچہ میں نے جیلر صاحب کو بتلایا کہ ان دونوں تفاسیر میں کون کون سے مقامات مبہم ہیں۔ کہاں کہاں ترجمے کی غلطی ہے اور کہاں کہاں معنی محدود ہیں۔ مجھے ایسا کرنے میں آسانی اس لئے ہوئی کہ تفسیرِ کبیر میں لغتِ قرآن بھی موجود ہے۔ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔ صرف مطہر لوگ ہی قرآنِ کریم کے مطالب کو سمجھ سکیں گے‘‘۔

تو کہتے ہیں ’’یہ تفصیل (میں نے) اس لئے لکھی ہے کہ مجھ پر سے یہ الزام دور ہو جائے کہ میں نے بیعت میں عجلت کی‘‘۔ میں نے غیروں کی تفسیریں بھی پڑھیں۔ پھر تفسیرِ کبیر پڑھی، موازنہ کیا اور مجھے سمجھ آ گئی۔ اور پھر کہتے ہیں اس کے بعد ’’بیعت کا فارم بھیج کر مَیں دعاؤں میں لگ گیا‘‘ (کہ کہیں میری بیعت قبول بھی ہوتی ہے کہ نہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ) ’’اندیشہ غلط نہ نکلا۔ میری بیعت قبول کرنے سے پہلے حضور خلیفہ صاحب نے دریافت فرمایا کہ ایک احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حکومتِ وقت کا بھی وفادار رہے اور قانون کے اندر رہ کر کام کرے۔ میں نے جواب دیا کہ حضور کی تفسیر نے یہ ساری باتیں میرے دل پر نقش کر دی ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد جب قادیان سے مجھے معلوم ہوا کہ میری بیعت قبول کر لی گئی تو میں سجدے میں گر گیا۔ (پھر کہتے ہیں کہ) تفسیرِ کبیر میں ایک مقام پر میں نے پڑھا تھا کہ خلیفہ جو مصلح موعود ہوگا وہ اسیروں کی رہائی کا باعث ہوگا۔ میں نے حضور سے درخواست کی۔ (یہ ابھی تک جیل میں تھے) کہ وہ میری رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور خلیفہ صاحب نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی رہائی کے سامان کرے۔ اس کے چند ہی دنوں بعد میں رہا ہو گیا۔ خلیفہ موعود کی نسبت یہ پیشگوئی کہ ’’وہ اسیروں کی رہائی کا باعث ہوگا‘‘ میں اس کا زندہ ثبوت ہوں۔‘‘

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 159 تا 162 مطبوعہ ربوہ)

پھر مغربی مفکرین ہیں۔ امریکہ اور یورپ کے مختلف مفکرین ہیں۔ اس وقت مَیں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اے۔ جے آربری (A.J.Arberry) جو برطانوی مستشرق ہیں۔ عربی، فارسی، اسلامیات کے سکالر ہیں۔ کہتے ہیں ’’قرآنِ شریف کا یہ نیا ترجمہ اور تفسیر ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ (یہ five volume کی بات کر رہے ہیں)۔ موجودہ جلد اس کارنامے کی گویا پہلی منزل ہے۔ کوئی پندرہ سال کا عرصہ ہوا جماعت احمدیہ قادیان کے محقق علماء نے یہ عظیم الشان کام شروع کیا اور کام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی حوصلہ افزاء قیادت میں ہوتا رہا۔ کام بہت بلند قسم کا تھا۔ یعنی یہ کہ قرآنِ شریف کے متن کی ایک ایسی ایڈیشن شائع کی جائے جس کے ساتھ ساتھ اُس کا نہایت صحیح صحیح انگریزی ترجمہ ہو اور ترجمہ کے ساتھ آیت آیت کی تفسیر ہو۔ پہلی جلد جو اس وقت سامنے ہے، قرآنِ شریف کی پہلی نو سورتوں پر مشتمل ہے۔ شروع میں ایک طویل دیباچہ ہے جو خود حضرت مرزا بشیر الدین نے رقم فرمایا ہے۔ اس دیباچے میں حضرت نے لکھا ہے کہ جو کچھ اس تفسیر میں بیان ہوا ہے وہ اُن معارف کی ترجمانی ہے جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتابوں اور مواعظ میں بیان فرمائے یا پھر آپ کے خلیفہ اول یا خود حضرت ممدوح نے جو بانیٔ سلسلہ کے خلیفہ ثانی ہیں بیان فرمائے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ترجمہ اور یہ تفسیر جماعت احمدیہ کے فہمِ قرآن کی صحیح ترجمانی کرنے والی ہے‘‘۔ (تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 863-862 مطبوعہ ربوہ)

پھر صرف یہی نہیں بلکہ اور بھی، عربوں میں سے بھی ہیں۔ شام کے ایک ڈاکٹر انس صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں: حق اور نور کی تلاش میں مختلف علماء کی کتب اور تفاسیر پڑھیں جن میں سلطان العارفین، محی الدین ابنِ عربی اور محمد بن علی الحاتمی الطائی وغیرہ کی تفاسیر شامل تھیں لیکن کسی تفسیر میں وہ خوبی اور چاشنی اور لذت نہ پائی جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تفسیر میں ملی۔ مَیں اپنی روح اور جسم کے ساتھ پیش آنے والے کشوف وغیرہ کی تفسیر کا متلاشی تھا۔ پھر جب جماعت کی ویب سائٹ پر موجود تفسیرِ کبیر کا مطالعہ کیا تو اس میں احمدی نور اور سچائی اور صداقت نظر آئی جس نے میرے دل کو موہ لیا۔

پھر مراکش کے جمال صاحب ہیں۔ ان کی طویل خط و کتابت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے چلتی رہی تھی۔ کہتے ہیں اس عرصے میں جو خط و کتابت کا عرصہ تھا مجھے مرکز سے تفسیرِ کبیر جلد اول کے ترجمہ کا تحفہ ارسال کیا گیا۔ میں نے جب اس تفسیر کو پڑھا اور اس کا دیگر تفاسیر سے موازنہ کیا تو زمین و آسمان کا فرق نکلا۔ یہاں الٰہی علوم اور حکمتوں کی کنہ کا بیان تھا اور شریعت کے مغز کا خلاصہ تھا جبکہ دیگر تفاسیر میں محض چھلکے پر اکتفا کیا گیا تھا۔ اس تفسیر کے مطالعہ نے میرے دل میں اسلام کی ایسی حسین تصویر پیش کی کہ جو روح تک اترتی چلی گئی۔

پھر حضرت مصلح موعود کے لیکچروں کا غیروں پر اثر آپ کے گہرے علم کا اعتراف ہے۔ اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے پنجاب لٹریری کی تحریک پر جس کے لیڈر جو تھے پنجاب یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے تھے، لاہور میں دو لیکچر دینے منظور فرمائے۔ اس کے مطابق حضور کا پہلا لیکچر ’’عربی زبان کا مقام السنۂ عالم میں‘‘ کہ عربی زبان کا مقام دنیا کی زبانوں میں کیا تھا، کے موضوع پر 31 رمئی 1934ء کو وائی ایم سی اے ہال میں جو مال روڈ پر لاہور میں تھا، شروع ہوا۔ اور اس کی صدارت جناب ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی ایم۔اے، پی ایچ ڈی پرنسپل اسلامیہ کالج نے کی۔ حضور کا لیکچر ڈیڑھ گھنٹے جاری رہا جسے سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ اختتام پر جنابِ صدر نے شکریہ ادا کرنے کے بعد حاضرین کو لیکچر سے فائدہ اُٹھانے کی طرف توجہ دلائی اور خواہش ظاہر کی کہ ایسے علمی مضامین پھر بھی سننے کا موقع ملا۔ سامعین میں علمی طبقہ کے ہر خیال کے اصحاب شامل تھے۔

لالہ کنور سین صاحب سابق چیف جسٹس کشمیر جو جناب لالہ بھیم سین صاحب کے فرزند ارجمند تھے وہ بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر اور صدر صاحب کی تقریر کے بعد اپنے شکر گزاری

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کے جذبات کا اظہار کیا، انگلش میں ایک تقریر کی۔ کہتے ہیں کہ آج قابل لیکچرر نے زبانِ عربی کی فضیلت پر جو دلچسپ اور معرکۃ ال آراء تقریر کی ہے اُسے سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ جب میں لیکچر سننے کے لئے آیا اُس وقت میں نے خیال کیا تھا کہ مضمون اس رنگ میں بیان کیا جائے گا جس طرح پرانی طرز کے لوگ بیان کرتے ہیں۔ وہ کس طرح بیان کرتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ مشہور ہے کہ کسی عرب سے ایک دفعہ زبانِ عربی کی فضیلت کی وجہ دریافت کی گئی تو اُس نے کہا کہ اُسے یعنی عربی زبان کو تین وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔ پہلی وجہ: اس لئے کہ مَیں عرب کا رہنے والا ہوں۔ دوسرے اس لئے کہ یہ قرآنِ مجید کی زبان ہے۔ تیسرے اس لئے کہ جنت میں عربی بولی جائے گی۔ کہتے ہیں مَیں سمجھتا تھا کہ شاید اس قسم کی باتیں زبانِ عربی کی فضیلت میں پیش کی جائیں گی۔ مگر جو لیکچر دیا گیا وہ نہایت ہی عالمانہ اور فلسفیانہ شان اپنے اندر رکھتا ہے۔ مَیں جناب مرزا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ مَیں نے ان کے لیکچر کے ایک ایک حرف کو پوری توجہ اور کامل غور کے ساتھ سنا ہے اور میں نے اس سے بہت ہی حظ اُٹھایا اور فائدہ حاصل کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس لیکچر کا اثر مدّتوں میرے دل پر قائم رہے گا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 181-180 مطبوعہ ربوہ)

پھر سید عبدالقادر صاحب ایم۔اے وائس پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کے تاثرات ہیں۔ یہ صدر شعبہ تاریخ تھے۔ اسلامیہ کالج نے اسلام اور اشتراکیت (Islam and Communism) کے عنوان پر اخبار ’’سن رائز لاہور‘‘ (24 مارچ 1945ء) میں ایک نوٹ دیا جس کا ایک حصہ درج کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ’’اسلام کا اقتصادی نظام‘‘ اور کمیونزم کے موضوع پر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا لیکچر سننے کا مجھے بھی فخر حاصل ہوا۔ یہ لیکچر بھی آپ کے دوسرے لیکچروں کی طرح جو مجھے سننے کا اتفاق ہوا ہے، عالمانہ، خیالات میں جلاء پیدا کر دینے والا اور پُراز معلومات تھا۔ مرزا صاحب خداداد قابلیت کے مالک ہیں اور اس موضوع کے ہر پہلو پر آپ کو پورا پورا عبور حاصل ہے۔ اس وجہ سے آپ کے خیالات اس بات کے مستحق ہیں کہ ہم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان پر توجہ کریں‘‘ (تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 626 مطبوعہ ربوہ)

بیرونی دنیا میں بھی اس کتاب کی تقسیم کی ضرورت ہے۔ عموماً یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ اسلام کا اقتصادی نظام کا نظریہ شاید مودودی صاحب نے پیش کیا تھا۔ حالانکہ اس سے بہت پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بڑی عالمانہ قسم کی تقریر فرمائی تھی جو کتابی صورت میں شائع ہوئی ہوئی ہے اور اب اس کا انگلش میں بھی ترجمہ ہو گیا ہے۔ جو انگریزی دان احمدی ہیں اُن کو بھی پڑھنا چاہئے اور جو لوگ معاشیات میں دلچسپی رکھتے ہیں اُن کو دینی بھی چاہئے۔

پھر لالہ رام چند مچندہ صاحب کی ’’اسلام کا اقتصادی نظام‘‘ پر صدارتی تقریر ہے کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقع ملا اور مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ تحریکِ احمدیت ترقی کر رہی ہے اور نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ جو تقریر اس وقت آپ لوگوں نے سنی ہے اس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی نئی باتیں حضور نے بیان فرمائی ہیں۔ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے‘‘۔ پھر کہتے ہیں کہ ’’یہ میری غلطی تھی کہ اسلام صرف اپنے قوانین میں مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے۔ غیر مسلم کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔ مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے اور مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہے۔ مَیں غیر مسلم دوستوں سے کہوں گا کہ اس قسم کے اسلام کی عزت و احترام کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے؟‘‘ پھر کہتے ہیں ’’حضرت امام جماعت احمدیہ کا بار بار اور لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی نہایت قیمتی معلومات سے پُر تقریر سے ہمیں مستفید فرمایا‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 623-622 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ صرف ایک پہلو کی جھلک ہے جو پیشگوئی میں علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کے بارے میں درج ہے۔ حضرت مصلح موعود نے علم و عرفان کا جو خزانہ ہمیں دیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو پڑھنے کی ہمیں توفیق بھی عطا فرمائے اور جیسا کہ آپ کے مضامین کے عنوانات کی عمومی فہرست میں مَیں نے بتایا ہے مختلف نوع کے جو مضامین ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اُن سے بھی استفادہ کرنے کی توفیق دے اور ہم اپنا علم و عرفان بڑھانے والے ہوں۔

اس وقت مَیں نمازوں کے بعد ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادے کا ہے۔ یہ حضرت سارہ بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے جو بہار کی رہنے والی تھیں۔ ان کا نام مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ہے جو 17/فروری کو بوقت ساڑھے نو بجے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں 82 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ میرے ماموں بھی تھے۔

24/مارچ 1932ء کو پیدا ہوئے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تمام بیٹوں کی طرح آپ کو بھی بچپن میں وقف کیا ہوا تھا اور اس لحاظ سے آپ کی تربیت اور تعلیم کے مراحل طے کرائے گئے تھے۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین قادیان میں دینی تعلیم حاصل کی۔ میٹرک پرائیویٹ پاس کیا۔ 1958ء میں بی۔اے پاس کیا۔ لاہور لاء کالج سے 1962ء میں اس شرط پر ایل ایل بی کیا کہ اس کی پریکٹس نہیں کرنی۔ 1962ء میں آپ خدماتِ سلسلہ کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے۔ 1962ء سے 1969ء تک بطور پرنسپل سیکنڈری سکول سیرالیون میں خدمت کی توفیق پائی۔ علمی شخصیت کے مالک تھے۔ بیس سال کی محنت و تحقیق کے بعد قرآنِ کریم کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر و تفسیر کے بحرِ بےکراں کا احاطہ کرتے ہوئے قیمتی ارشادات اور اردو، فارسی اور عربی اشعار کا چناؤ اور الہام اکٹھے کر کے ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم فہم قرآن‘‘ کے نام سے ایک بڑی اچھی اور ضخیم کتاب مرتب کی جو 2004ء میں شائع ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی، فارسی اور اردو ادب پر مشتمل اشعار کی دوسری کتاب بھی ’ادب المسیح‘ کے نام سے شائع کی۔ یہ بھی ایک بڑا اچھا شاہکار ہے۔ ان کی شادی 1959ء میں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ماموں تھے، اُن کی بیٹی طاہرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ اور ان کے چار بچے تھے۔ ایک عزیزم مرزا سلیمان احمد، یہ امریکہ میں ہیں۔ اور تین بیٹیاں ہیں۔ امۃ المومن حنا جو ڈاکٹر خالد تسلیم احمد صاحب ربوہ میں ہیں، اُن کی اہلیہ اور ایک مینا مبارکہ، مرزا احسن احمد کی اہلیہ اور عبدالسمیع فرخ احمد خان کی اہلیہ ہیں۔

سیرالیون میں ایک عرصہ رہے ہیں۔ آپ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ بو (Bo) شہر میں پہلی مرتبہ جماعت کے کسی سکول میں سائنس بلاک کا قیام عمل میں آیا۔ تو آپ کی اہلیہ کہتی ہیں بہت محنت اور توجہ سے سارا سارا دن کھڑے ہو کر اس بلاک کی تعمیر کروایا کرتے تھے۔ قمر سلیمان صاحب سیرالیون دورے پر گئے تھے تو کہتے ہیں سیرالیون کے لوگ ابھی تک صاحبزادہ صاحب کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں۔ یتیموں کی پرورش کا بھی خیال کرتے تھے۔ خاموشی سے اُن کی مدد کرتے رہتے تھے۔ اپنے دوستوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ دوستی خوب نبھاتے تھے۔ اپنے ایک بہت قریبی اور ہر دلعزیز دوست کی وفات کے بعد جس کی اولاد جو ابھی چھوٹی تھی، اُن کا بڑا خیال رکھا، اُن کی شادیاں کروائیں اور دوستی کے رشتے کو انہوں نے بڑا نبھایا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سب سے زیادہ فارسی زبان پر آپ کو عبور حاصل تھا۔ فارسی بڑی اچھی ان کو آتی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔ اور اسی کی وجہ ہے کہ آپ نے جو تعلیم فہم القرآن کتاب لکھی ہے، یہ لکھی ہی نہیں جاسکتی جب تک اُس میں اچھی طرح مطالعہ نہ ہو۔ بہرحال آپ کی اہلیہ نے بتایا کہ انہوں نے خود مجھے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب یا شاید ساری کتب بیس پچیس مرتبہ انہوں نے پڑھیں۔ قادیان سے بھی بڑی غیر معمولی محبت تھی۔ دو چار سال سے اُن کی صحت کافی خراب تھی، پھر بھی پچھلے دو سال باقاعدگی سے قادیان جلسے پر جاتے رہے۔ دعا پر بھی آپ کو بڑا یقین تھا۔ آپ کی بیٹی نے بتایا کہ انہوں نے کسی صحابی کا قصہ بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے درجات بلند ہوتے جا رہے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ میرے تو ایسے اعمال نہ تھے۔ اس پر اُنہیں بتایا گیا کہ تم نے جو اپنی نیک اولاد چھوڑی ہے وہ ہر وقت تیرے لئے دعا کرتی ہے اور اس سے ہر روز تیرے درجے میں اضافہ ہوتا ہے۔ کہتی ہیں، اپنے بچوں کو نصیحت کرتے تھے کہ میرے لئے دعا کرتے رہنا۔ اللہ کرے کہ ان کی اولاد نیکیوں پر قائم ہو۔ جس طرح کہ وہ دیکھنا چاہتے تھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اولاد اور اپنی جماعت کے لئے جو دعائیں کی ہیں اس دعا کے مصداق اور ان کے بچے بھی اور باقی افرادِ خاندان بھی اور جماعت بھی بنے۔ حضرت مصلح موعود نے بچوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ان کی اولادیں اور اُن کی اولادیں ابد تک تیری امانت ہوں جس میں شیطان خیانت نہ کر سکے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں۔

(میری سارہ۔ انوار العلوم جلد 13 صفحہ 189 مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب سے مغفرت کا سلوک فرمائے، رحم کا سلوک فرمائے، آپ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی حقیقت میں اُس خون کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں۔ مجھ سے بھی ان کا بہت گہرا تعلق تھا۔ خلافت سے پہلے بھی تھا اور خلافت کے بعد تو پیار کا یہ تعلق بہت بڑھ گیا تھا۔ لیکن اس میں عاجزی اور اخلاص اور وفا کا بے انتہا اظہار تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے خاص تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ۞

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ٦)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

بقیہ منصف کا جواب از صفحہ نمبر 2

یعنی ’’اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات یاد دلائی گئیں پھر بھی وہ ان سے منحرف ہوگیا اور اُسے بھول گیا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے۔ یقیناً ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیا ہے۔ اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے بھی تو ہرگز کبھی ہدایت نہیں پائیں گے۔ اور تیرا ربّ بہت بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔ اگر وہ ان کا مواخذہ کرے اس پر جو وہ کسب کرتے ہیں۔ تو ان پر جلد تر عذاب لے آئے لیکن ان کیلئے ایک وقت مقرر ہے جس سے بچ نکلنے کی وہ کوئی راہ نہیں پائیں گے۔‘‘

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آپ نے اپنے ایک رویا کی بنا پر اپنے قبرستان کا نام بہشتی مقبرہ رکھا تو اس میں بھی کوئی خلاف شریعت یا خلاف اسلام بات نہیں۔ آنحضرتؐ کے قبرستان کو جہاں ازواج مطہرات، کبار صحابہؓ اور خاندان نبوت کے افراد مدفون ہیں، جنت البقیع کہا جاتا ہے۔ اس قبرستان کا عالم اسلام میں بہت بڑا مقام ہے۔ یہ وہ قبرستان ہے جس میں دفن ہونے والوں کیلئے خود خدائے رحمان نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ان کیلئے استغفار کریں۔ (مسلم کتاب الجنائز)

مسیح موعود کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ ۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال) یعنی وہ (مسیح موعود) ان کے چہروں سے غبار صاف کرے گا اور ان کو جنت میں ان کے درجات سے مطلع کرے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کشفاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا قبرستان دکھایا جس میں ان لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ایسے قبرستان کی بنیاد رکھی اور فرمایا۔

’’مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں..... اور میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کیلئے ہوگئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ امین یارب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہوچکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین۔ (رسالہ الوصیت جلد ۲۰)

حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیت میں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کیلئے تین شرطیں، دو ہدایات اور بیس ضروری امور بیان فرمائے جن کی پابندی سے کوئی شخص بہشتی مقبرہ میں بعد از وفات دفن ہوسکتا ہے۔

معترض مبارک پوری صاحب نے یہودیانہ تحریف کاری کا ثبوت دیتے ہوئے ان میں سے محض چند ایک باتیں توڑ مروڑ کر نامکمل بیان کیں اور پورا زور اس بات پر دیا کہ یہ سب سلسلہ مال و دولت حاصل کرنے کی غرض سے تھا۔ (نعوذ باللہ)

معترض کی بد دیانتی اور تحریف کاری کا ثبوت:

معترض نے لکھا کہ (اس مقبرہ میں دفن ہونے کیلئے) ’’خصوصی شرط یہ تھی کہ اس قبرستان میں وہی شخص مدفون ہوگا جو اپنی جائداد کے دسویں حصے یا اس سے زیادہ کی وصیت کرے گا۔ ایضاً صفحہ ۱۰‘‘

جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ یہ ہیں:

’’دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھدے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔‘‘

اب اس سے بڑا معترض کی تحریف کاری کا اور کیا ثبوت ہوگا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ۲۰ ضروری امور بیان فرمائے ان میں سے بعض کو اعتراض کا نشانہ بناتے ہوئے معترض نے لکھا:

’’بعد ازاں بتلایا گیا کہ دسویں حصے کی وصیت کرنے والا اگر سمندر میں ڈوب جائے تو قبرستان میں اس کے نام کا کتبہ لگا دیا جائے گا۔ گویا رقم ہاتھ سے جانے نہیں دی جائے گی اور نہ اس کے وارث کو دفن کیا جائے گا تا کہ اس قبر کی جگہ دوبارہ فروخت کی جا سکے۔‘‘

مخالفین احمدیت جہاں سے بھی کچھ رطب و یابس احمدیت کی مخالفت میں ملے اُسے اپنی طرف سے نئی تحقیق کے طور پر پیش کر دیتے ہیں قطع نظر اس کے کہ اصل ماخذ میں وہ الفاظ ہیں بھی یا نہیں اس کی کچھ پروا نہیں کرتے۔

اب معترض کے الفاظ کو ہی لیجئے کہ ’’سمندر میں ڈوب جائے۔‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ استعمال ہی نہیں کیے۔ حضور تو فرماتے ہیں:

’’اگر کوئی صاحب دسواں حصہ جائداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پائیں جہاں سے میت کو لانا متعذر ہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں اور جائز ہوگا کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے۔ اور اس پر واقعات لکھے جائیں۔‘‘ (رسالہ الوصیت صفحہ ۳۲)

یہ اعتراض کہ وصیت کرنے والے کے غرق ہو کر وفات پانے کی صورت میں اس کے کسی وارث کو اس قبرستان میں دفنایا نہیں جائے گا، معترض کے علوم دینیہ سے بے بہرہ ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ وارث اُس ترکہ کا حصہ دار یا حق دار ہوتا ہے جو متوفی کی وصیت اور قرض وغیرہ کی ادائیگی کے بعد بچ جاتا ہے۔

دوسرے یہ کہ اصولی طور پر نظام وصیت کے تابع وہی شخص بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا حقدار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرائط کی پوری پوری پیروی کرتا ہو۔ جو شخص خود وصیت ہی نہ کرے وہ کیونکر اس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ ان شرائط کا پوری طرح پابند بھی ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کی ہیں۔

معترض موصوف کا یہ خیال کہ غرق ہونے والے کے وارث کو اس لئے اس قبرستان میں دفن ہونے نہیں دیا جاتا تا کہ اس کی قبر کی جگہ دوبارہ فروخت ہو سکے، روحانیت سے بے نصیب ہونے کی دلیل ہے کیونکہ جو شخص اپنے مال و جائیداد کے دسویں حصے کی وصیت کرتا ہے وہ اس نظام آسمانی پر دل و جان سے ایمان لا کر وصیت کرتا ہے۔ اگر ایک وصیت کرنے والا صرف یہ سوچ کر وصیت کرے کہ وہ صرف قبر کی زمین خرید رہا ہے تو اُسے زندگی بھر اپنی آمد اور جائداد کا دسواں یا اس سے زیادہ حصہ دینے کی قطعاً ضرورت نہیں کیونکہ محض قبر کی جگہ تو چند سو یا ہزار روپیوں سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔ اور وصیت کرنے کے نتیجے میں آمد اور جائداد کا بعض اوقات لاکھوں کروڑوں روپیہ بھی بن جاتا ہے اور ایک موصی خوشی خوشی کار ثواب سمجھتے ہوئے اسے ادا کرتا ہے۔ اس کے ذہن میں محض اس قبرستان کے کسی گوشے میں دفن ہونا ہی مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ تمام شرائط اور اصول وضوابط بھی ہوتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں بیان فرمائے ہیں۔ معترض کا چونکہ روحانیت کے ان اعلیٰ مدارج سے گذر نہیں ہوا اس لئے ایک دنیا دار کی نگاہ سے دیکھ کر اعتراض کردیا۔ چونکہ معترض کو دنیاوی مال و دولت زیادہ عزیز تھے اس لئے مالی قربانی کا یہ اعلیٰ اسلامی نظام انہیں سمجھ نہیں آیا جبکہ دینی اغراض کیلئے مالی قربانی کرنا انسان کو خدائی عذاب سے بچاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

’’بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کردے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کردیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کردیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔

یاد رکھو! کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کیلئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے۔ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔‘‘ (رسالہ الوصیت صفحہ ۳۶)

(جاری)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نیو اشوک جیولرز قادیان

New Ashok Jewellers

Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab

9815156533, 8054650500, 01872-221731

E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا

یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اِسی دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیار کنندہ ہے پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ میں ایسا ہوں اور ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے نہ ہوا نہ آگ نہ پانی نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے نہایت صافی اور شیریں۔ پس اس نے افتاں و خیزاں بہرحال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا اور اپنی لبوں کو اس چشمہ پر رکھ دیا اور علیحدہ نہ ہو جب تک سیراب نہ ہو۔

پھر محبت الٰہی کے معیار کا ذکر فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر یہ معلوم کر لو کہ تم میں ایک عاشق صادق کی سی محبت ہے جس طرح وہ اس کے ہجر میں اس کے فراق میں بھوکا مرتا ہے پیاس سہتا ہے نہ کھانے کی ہوش نہ پانی کی پرواہ۔ نہ اپنے تن بدن کی کچھ خبر اسی طرح تم بھی خدا کی محبت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جاوے پھر اگر ایسے تعلق میں انسان مر بھی جاوے تو بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ ہمیں تو ذاتی محبت سے کام ہے۔ نہ کشوف سے غرض نہ الہام کی پرواہ (یہ لوگ کہتے ہیں نہ کشف ہوا یا الہام ہوا ہے۔ ذاتی محبت اللہ تعالیٰ سے ہو تو وہ اصل چیز ہے یہ نہیں کہ کتنے الہام ہوئے اور کتنے کشف آئے اور کتنی سچی خوابیں آئیں) دیکھو ایک شرابی شراب کے جام کے جام پیتا ہے اور لذّت اٹھاتا ہے۔ اسی طرح تم اس کی ذاتی محبت کے جام بھر بھر کے پیو۔ جس طرح وہ دریا نوش ہوتا ہے اسی طرح تم بھی کبھی سیر نہ ہونے والے بنو جب تک انسان اس امر کو محسوس نہ کر لے کہ میں محبت کے ایسے درجہ کو پہنچ گیا ہوں کہ اب عاشق کہلا سکوں تب تک پیچھے ہرگز نہ ہٹے۔ قدم آگے ہی آگے رکھتا جاوے اور اس جام کو منہ سے نہ ہٹائے۔ اپنے آپ کو اس کے لیے بیقرار و شیدا و مضطرب بنا لو۔ اگر اس درجہ تک نہیں پہنچے تو کوڑی کے کام کے نہیں۔ ایسی محبت ہو کہ خدا کی محبت کے مقابل پر کسی چیز کی پرواہ نہ ہو۔ نہ کسی قسم کی طمع کے مطیع بنو اور نہ کسی قسم کے خوف کا تمہیں خوف ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تم اس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے۔ وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے وہ اسی پر تجلی فرماتا ہے جو اسی کا ہو جاتا ہے۔ وہ دل جو پاک ہیں وہ اس کا تخت گاہ ہیں اور وہ زبانیں جو جھوٹ اور گالی اور یاوہ گوئی سے منزّہ ہیں پاک ہیں وہ اس کی وحی کی جگہ ہیں اور ہر ایک جو اس کی رضا میں فنا ہوتا ہے اس کی اعجازی قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان معیاروں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے اور اس سے محبت کرنے والے ہوں اور اس کی محبت حاصل کر کے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں اور اس کی رضا کی جنتوں میں جانے والے ہوں۔

❁❁❁

بقیہ: ایک تاریخ ساز دن از صفحہ نمبر 15

قیمت پر عربوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانا چاہتے تھے۔ آپ اُن کی خبر گیری کرنا چاہتے تھے۔ آپ ان کو ٹھیک راہ بتانا چاہتے تھے اور ان کا حال درست کرنا چاہتے تھے۔ بعد کے واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے حضور پُرنُور نے جو اقدامات فرمائے وہ بہت ہی بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ثابت ہوئے۔ عربوں کی بگڑی بنانے اور اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ کرنے میں mta3 العربیہ ایک اہم رول ادا کر رہا ہے۔ mta3 العربیّہ کے بارے میں عربوں کے جو تأثرات ہیں اُن میں سے چند ایک قارئین کے ازدیادِ ایمان کے لئے پیش کئے جاتے ہیں جو بے حد ایمان افروز ہیں۔ اِن آراء کے بغیر MTA3 العربیّہ کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔ صرف چند ایک آراء پیش ہیں۔

❁ حمدی فوزی السید صاحب نے مصر سے لکھا :

”مفید معلومات پر مبنی پروگرام پیش کرنے پر مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کی آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اے برادران! آپ نے ہمارے رسول کریمؐ کا دفاع کر کے ہمارے سینے ٹھنڈے کر دیئے ہیں۔“ (الفضل انٹرنیشنل ۳۱ دسمبر ۲۰۱۰ء صفحہ ۳ کالم ۳)

❁ مکرم احمد ابوایوب صاحب آف الجزائر نے کہا:-

”اَے اسلام کا دفاع کرنے والے بھائیو! السلام علیکم۔ صرف ایک مہینے سے میں نے آپ کا چینل دیکھنا شروع کیا ہے۔ اس چینل پر کام کرنے والے سب بھائیوں کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام۔ میں نے اپنے علماء پر افسوس کرتے ہوئے بڑے درد کے ساتھ راتیں کاٹیں ہیں یہاں تک کہ خدائی نور سے منور آپ کا چینل دیکھا اور بہت ہی خوش ہوا۔“ (الفضل انٹرنیشنل ۷ جنوری ۲۰۱۱ء صفحہ ۳)

❁ مکرم ابوخمیس صاحب آف فلسطین نے کہا :-

”پیارے احمدی بھائیو! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے متعلق سنا اور اب آپ کا چینل دیکھتا ہوں۔ آپ کا اسلام کی تبلیغ کا انداز بالکل منفرد ہے۔ میرے دینی بھائیو میں بھی اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔“ (ایضاً)

❁ احمد الجزائری صاحب نے لکھا:

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں محض للہ آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ میں سے ہر ایک کا ماتھا چوم لوں۔ میں اس پروگرام کے شروع کرنے پر ازحد ممنون ہوں جو کہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ عیسائیوں کے لئے بھی ایک سٹیج کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ بعض اوقات آپ عیسائیوں کو مسلمانوں سے زیادہ بولنے کا وقت دیتے ہیں اور یہ آپ جیسے سچے اور حقیقی مسلمانوں کے راسخ ایمان اور اپنے دین کی سچائی پر یقین کامل ہونے کی دلیل ہے۔ (ایضاً)

❁ مصر کے معروف احمدی mta-3 العربیہ کے عربی پروگراموں کی بہت ہی مقبول شخصیت عالمِ دین مکرم مصطفی ثابت صاحب مرحوم و مغفور نے فرمایا تھا mta3 العربیہ ایک بلند قامت، جری و بہادر اور عظیم چینل ہے اور دوسرے چینل اس کے مقابل پر بونے دکھائی دیتے ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل ۱۴ جنوری ۲۰۱۱ء صفحہ ۴ کالم ۴)

ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے حضور پُرنُور کے بھی بے حد مشکور ہیں کہ آپ نے عرب دوستوں کے لئے ایک بے حد شاندار رُوحانی و آسمانی پروگرام کے قادیان سے نشر کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور عرب دُنیا کو اُن کی اپنی زبان میں اسلام احمدیت کا پیغام دے کر پروگرام کو چار چاند لگا دیئے۔

اللہ کرے کہ ہر سال ہی یوم مسیح موعود کے موقع پر یہ دلوں کو گرمانے والا پروگرام قادیان دارالامان سے نشر ہو۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ایک تاریخ ساز دن!

اس میں کوئی شک نہیں کہ 23 مارچ 2014 کا دن ایک تاریخ ساز دن تھا۔ دُنیائے احمدیت کے لئے بے حد خوشیوں اور اُمنگوں سے بھر پُور دن تھا۔ بالخصوص دُنیائے عرب کے لئے یہ دن خاص اہمیت کا حامل تھا کہ اس دن خدا کے خلیفہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ عرب کے مسلمانوں کو احمدیت کا آسمانی و رُوحانی پیغام پہنچایا۔ آپ نے عربوں کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپؑ کے ذریعہ اسلام کے احیائے نو کی خوش خبری دی۔ آپ نے عربوں کو زمانے کے امام علیہ السلام کو ماننے اور آپ کے انصار میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ آپ نے عربوں کو اُن کی امتیازی خصوصیات یاد دلائیں کہ وہ ایسے خوش قسمت ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور جن کی زبان قرآن اور حدیث کی زبان ہے جس کی وجہ سے وہ اللہ اور اس کے رسول کے پیغام کو بہت بہتر رنگ میں سمجھ سکتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی آخری زمانہ میں امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی خبر دی تھی۔ پس عرب کے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کی رُوحانی جماعت میں شامل ہو جائیں کہ یہ ان کے لئے بہت بڑی سعادت ہوگی۔

اس پیغام کی ایک خاص بات یہ تھی کہ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُنیائے عرب کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا رُوحانی و آسمانی پیغام عربی زبان میں دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جس وقت یہ پیغام دے رہے تھے دل کی ایک عجیب کیفیت تھی۔ خوشی اور جوش درد اور رقت اور سوز و گداز کی ایک ملی جلی کیفیت طبیعت پر طاری تھی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ 23 مارچ 2014 یومِ مسیح موعود کے موقع کی مناسبت سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (m.t.a) کے ذریعہ قادیان دارالامان سے جو کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مولد و مسکن ہے عرب دُنیا کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا زندگی بخش پیغام دینے کے لئے اور وقت کے اِمام مسیح و مہدی علیہ السلام کی آواز اُن تک پہنچانے کے لئے حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 21 تاریخ تا 23 تاریخ ایک سہ روزہ پروگرام مرتب کیا گیا۔ یہ پروگرام تینوں دن لائیو نشر کیا گیا جو کہ انٹرا کٹیو بھی تھا یعنی فون کالز کے ذریعہ احباب اس میں شامل ہوتے تھے اور اسٹوڈیو میں بیٹھے مجیب حضرات سے بات کر سکتے تھے اور اپنے تاثرات رکھ سکتے تھے۔ حضور پُرنُور نے اس پروگرام کا نام "اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَآءِ جَآءَ الۡمَسِيۡحُ جَآءَ الۡمَسِيۡحُ" رکھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو آسمان کی آواز سُنو کہ مسیح وقت آ گیا ہے، مسیح وقت آ گیا ہے۔ یہ نام یقیناً اسم بامسمّٰی تھا کہ یہ دعوت، اللہ کے رسول کی طرف سے ایک آسمانی دعوت تھی اور ظاہر میں بھی آسمان کے ذریعہ ہی لاکھوں لوگوں تک پہنچ رہی تھی۔

یہ پروگرام تینوں دن ایم ٹی اے کے تینوں چینلز یعنی ایم ٹی اے اَلۡاُوۡلٰی۔ mta2 اور mta3 العربیہ پر لائیو نشر ہوا۔ پروگرام کا رواں ترجمہ اُردو، انگریزی، بنگلہ، فرنچ اور جرمن میں کیا گیا۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تینوں دن قصائد نشر کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی تھی۔ چنانچہ تین عربی قصائد قادیان کے خدام کی آواز میں ریکارڈ کئے گئے اور قادیان کے مقامات مقدسہ اور خوبصورت مناظر کے ساتھ یہ قصائد تینوں دن پیش کئے گئے۔

21 مارچ 2014ء رات 11 بجے پہلے دن کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ یہ پروگرام ڈیڑھ گھنٹہ یعنی ساڑھے بارہ بجے تک چلا۔ پروگرام پیش کرنے کے لئے تین عرب احمدی قادیان تشریف لائے۔ مکرم محمد شریف عودہ صاحب نے پروگرام پیش کیا اور مکرم اُستاذ فلاح الدین صاحب، مکرم اُستاذ ایمن مالکی صاحب نے جوابات دیئے۔ ان کے ساتھ قادیان سے اُستاذ مکرم محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ و سابق مبلغ بلاد عربیہ جوابات دینے میں شامل تھے۔

22 مارچ 2014ء پروگرام کا دوسرا دن تھا۔ عرب حضرات کی درخواست پر حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت پروگرام نصف گھنٹہ بڑھانے کی منظوری مرحمت فرمائی جس کی وجہ سے 22 اور 23 تاریخ کو پروگرام رات 11 بجے سے 1 بجے تک چلا۔

تینوں دن مجیب حضرات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ بچپن اور تقویٰ شعار جوانی، اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؑ کی بے حد محبت، قرآن مجید سے آپؑ کا بے انتہا عشق، آپ کی مہمان نوازی، آپؑ کے دعویٰ مسیح و مہدی، آپؑ کے عظیم الشان اسلامی لٹریچر اور آپؑ کی عظیم الشان اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کے دوران وقفہ وقفہ سے مختصر ڈاکومنٹری کی صورت میں ناظرین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مولد و مسکن، قادیان کے مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ اور اسی طرح ہوشیار پور میں چلہ کشی والا مکان اور دارالبیعت لدھیانہ وغیرہ دکھایا اور تعارف کرایا گیا۔ قادیان دارالامان سے یہ پروگرام پیش کرنے کا ایک بڑا مقصد یہی تھا کہ دنیا کو آپؑ کا مولد و مسکن اور مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ دکھائے جاسکیں اور اُن کے بارہ میں بتایا جاسکے۔

23 مارچ 2014ء تیسرے دن پروگرام کے شروع ہوتے ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام نشر کیا گیا۔ حضور کا پیغام تقریباً 19 منٹ کا تھا جو پورے پروگرام کی جان تھا جس نے دلوں میں ایک خاص ارتعاش پیدا کیا۔ حضور پُرنُور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پروگرام اور اپنے پیغام کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے 21 مارچ 2013 کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا:

> "اس سال قادیان سے تین دن کا ایک پروگرام نشر ہوگا جو عربی میں یوم مسیح موعود کے حوالے سے ہو رہا ہے۔ اور یہ لائیو ایم ٹی اے پر آئے گا۔ وہاں ہمارے عرب دوست گئے ہوئے ہیں جو وہاں اس دن کی اہمیت سے یا اس مضمون کی اہمیت کے بارے میں بیان کریں گے۔ قادیان کی بستی سے ہی انشاء اللہ لائیو پروگرام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ اُمید ہے کہ اتوار کو مَیں بھی اس میں اپنا پیغام دوں گا۔ احباب اس سے بھی استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔"

پروگرام کے بے حد کامیاب انعقاد کے بعد سیّدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2013 میں فرمایا:

> "پچھلے دنوں تین دن پروگرام ہوتا رہا ہے قادیان سے عرب دنیا کے لئے، اس نے تو عرب دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔"

اس پروگرام کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں اعتراضات اور سوالات سِرے سے لئے ہی نہیں گئے۔ ہاں اس کی جگہ عرب احمدی احباب کو یہ موقع دیا گیا کہ وہ اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کریں۔ اس جدّت نے پروگرام میں ایک خاص الفت اور محبت اور سوز و گداز کا رنگ بھر دیا۔ جب عرب احمدی مخصوص انداز میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے اور انتہائی عشق و محبت اور فدائیت کے عالم میں اپنے تاثرات پیش کرتے تو آنکھیں بھر آتیں۔ سٹوڈیو میں بیٹھے ہوئے سبھی حضرات آبدیدہ ہو گئے۔ یہی کیفیت لاکھوں دیکھنے والے احمدیوں کی ہوگی۔ خوشی اور غم کے ملے جلے آنسوں رواں دواں تھے۔ خوشی اس بات کی تھی کہ تاریخ احمدیت کا یہ ایک شاندار دن تھا، تاریخ ساز دن تھا کہ خدا کا خلیفہ، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام دنیا کو بالخصوص عرب کو پہنچا رہا تھا۔ غم یہ تھا کہ کاش دُنیا زمانے کے امام کو پہچانتی اور اس کو قبول کرتی اور اپنی نجات کے سامان کرتی۔ عرب احمدی احباب کا جوش و جذبہ قابل دید تھا جیسے ان کے سینوں میں ایک طلاطم برپا ہو۔

اِن دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتے ہم نے دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> "اللہ جل شانہٗ نے مجھے خبر دی ہے کہ يُصَلُّوۡنَ عَلَيۡكَ صُلَحَآءُ الۡعَرَبِ وَاَبۡدَالُ الشَّامِ وَتُصَلِّيۡ عَلَيۡكَ الۡاَرۡضُ وَالسَّمَآءُ وَيَحۡمَدُكَ اللّٰهُ عَنۡ عَرۡشِهٖ۔"

(از مکتوب حضرت اقدسؑ اگست ۱۸۸۸ء مندرجہ الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱ راگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۶ کالم نمبر ۲ بحوالہ تذکرہ صفحہ ۱۲۹)

یعنی تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال دُرود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر دُرود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔

یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے پوری ہوتی چلی آ رہی ہے اور آئندہ ہر زمانہ میں پوری ہوتی رہے گی لیکن جس شان کے ساتھ 23 مارچ 2014 کے دن پوری ہوئی اس کا ایک الگ ہی رنگ تھا۔ عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال کثرت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلیفہ پر دُرود اور سلام بھیج رہے تھے۔ یہ زمین سے دُرود اور سلام بھیج رہے تھے اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ آسمان سے پوری دُنیا اسے سن رہی تھی گویا زمین و آسمان دونوں بیک وقت درود و سلام بھیجنے میں شامل تھے۔ اور اللہ تعالیٰ عرش سے آپؑ کی تعریف زمین کے کناروں تک پہنچا رہا تھا۔ پیشگوئی کا ایک ایک لفظ بڑی شان سے پورا ہوتا نظر آ رہا تھا۔ الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور الہام بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا۔ وہ الہام یہ ہے:

> "وَاِنَّ رَبِّيۡ قَدۡ بَشَّرَنِيۡ فِي الۡعَرَبِ وَاَلۡهَمَنِيۡ اَنۡ اَمُوۡنَهُمۡ وَاُرِيَهُمۡ طَرِيۡقَهُمۡ وَاُصۡلِحَ لَهُمۡ شُيُوۡنَهُمۡ۔"
> (حمامۃ البشریٰ صفحہ 7 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 182 بحوالہ تذکرہ صفحہ 203)

ترجمہ: اور میرے ربّ نے عرب کی نسبت مجھے بشارت دی اور الہام کیا ہے کہ مَیں اُن کی خبر گیری کروں اور انہیں ٹھیک راہ بتاؤں اور ان کا حال درست کروں۔

یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ دَورِ خلافت خامسہ میں پوری ہو رہی ہے۔ پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے mta3 العربیہ کا اجراء فرمایا۔ ۲۳ مارچ ۲۰۰۷ء بروز جمعۃ المبارک کو حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے mta3 العربیہ کے مبارک آغاز کی خوشخبری سُنائی۔ mta3 العربیہ نے عرب دُنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اس کے اجراء کے پیچھے ایک لمبی داستان ہے۔ ایک لمبی کوشش اور جدّ و جہد ہے جس کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر

باقی صفحہ 14 کالم نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 17 April 2014 IssueNo.16

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

تم اس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے

وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں ان معیاروں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 اپریل 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت الٰہی سے متعلق کچھ تحریرات اور ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے محبت الٰہی کی حقیقت اور تعریف بھی بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا راز اور طریق اور اس کی گہرائی اور فلاسفی بھی بیان فرمائی ہے اور ہمارے سے جو آپ کے ماننے والے ہیں جو آپ کی جماعت میں شامل ہیں کیا توقعات رکھی ہیں۔ محبت الٰہی کے بارے میں ہماری کیا کوشش ہونی چاہئے اور اس کے کیا معیار ہونے چاہئیں یہ سب بھی بیان فرمایا۔ پس اس لحاظ سے ہر حوالہ ہی قابل غور ہے اور ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اس لئے توجہ سے سننے کی ضرورت ہے تا کہ ہم محبت الٰہی کے مضمون کی روح کو سمجھتے ہوئے اس میں بڑھنے والے ہوں اور اضافہ کرنے والے ہوں اور اپنی اصلاح کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ محبت کوئی تصنع اور تکلف کا کام نہیں بلکہ انسانی قویٰ میں سے یہ بھی ایک قوت ہے۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کا ایک چیز کو پسند کر کے اس کی طرف کھنچے جانا اور جیسا کہ ہر یک چیز کے اصل خواص اس کے کمال کے وقت بدیہی طور پر محسوس ہوتے ہیں (بہت کھلے اور واضح محسوس ہوتے ہیں) یہی محبت کا حال ہے کہ اس کے جوہر بھی اس وقت کھلے کھلے ظاہر ہوتے ہیں کہ جب اتم اور اکمل درجہ پر پہنچ جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُشۡرِبُوۡا فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الۡعِجۡلَ یعنی انہوں نے گوسالہ سے ایسی محبت کی کہ گویا ان کو گوسالہ شربت کی طرح پلا دیا گیا۔ درحقیقت جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے تو گویا اسے پی لیتا ہے یا کھا لیتا ہے اور اس کے اخلاق اور اس کے چال چلن کے ساتھ رنگین ہو جاتا ہے اور جس قدر زیادہ محبت ہوتی ہے اسی قدر انسان بالطبع اپنے محبوب کی صفات کی طرف کھینچا جاتا ہے یہاں تک کہ اسی کا روپ ہو جاتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلّی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اس نور کو حاصل کر لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور شیطان سے محبت کرنے والے وہ تاریکی حاصل کر لیتے ہیں جو شیطان میں ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ محبت کی حقیقت بالالتزام اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان سچے دل سے اپنے محبوب کے تمام شمائل اور اخلاق اور عبادات پسند کرے اور ان میں فنا ہونے کے لئے بدل وجان ساعی ہوتا اپنے محبوب میں ہو کر وہ زندگی پاوے جو محبوب کو حاصل ہے سچی محبت کرنے والا اپنے محبوب میں فنا ہو جاتا ہے۔ اپنے محبوب کے گریبان سے ظاہر ہوتا ہے اور ایسی تصویر اس کی اپنے اندر کھینچتا ہے کہ گویا اسے پی جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اس میں ہو کر اور اس کے رنگ میں رنگین ہو کر اور اس کے ساتھ ہو کر لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ درحقیقت اس کی محبت میں کھویا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ سچی محبت کی علامت بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ محبت عجیب چیز ہے اس کی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی ہے اور معصیت کے شعلے کو بھسم کر دیتی ہے۔ سچی اور ذاتی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اُس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بے تاب رہتا ہے اور بُعد اور دُوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر و خون نہ کر زنا نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے بلکہ وہ ایک ادنیٰ غفلت کو اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے۔ اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے۔ (باقاعدگی سے استغفار کرتا رہتا ہے) اور چونکہ اس بات پر اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ وہ کسی وقت بھی خدا تعالیٰ سے الگ رہے اس لئے بشریت کے تقاضا سے ایک ذرّہ غفلت بھی اگر صادر ہو تو اس کو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محب صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہو جائے اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ میں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس قدر پر صبر نہیں کر سکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دَور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے۔ اسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پر پیار کرنے والے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے۔ اور استغفار کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعف بشریت انسان سے صادر ہوتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے۔ اور مستور و مخفی رہے۔ چھپی رہے کمزوری۔ ظاہر نہ ہو پھر بعد اس کے استغفار کے معنی عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے ہیں اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا خدا تعالیٰ اس کے بدنتائج اور زہریلی تاثیروں سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے۔

پس نجات حقیقی کا سر چشمہ محبت ذاتی خدائے عزّوجل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور جب انسان کمال درجہ تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذبات نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حیّ وقیّوم کی پاکیزگی کا رنگ اس کے نفس پر چڑھ جاتا ہے بلکہ تمام صفات الٰہیہ سے ظلّی طور پر اس کو حصّہ ملتا ہے۔ تب وہ تجلیات الٰہیہ کا مظہر ہوتا ہے اور جو کچھ ربوبیت کے ازلی خزانہ میں مکتوم و مستور ہے (چھپا ہوا ہے) اس کے ذریعہ سے وہ اسرار دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ خدا جس نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے بخیل نہیں ہے بلکہ اس کے فیوض دائمی ہیں اور اس کے اسماء اور صفات کبھی معطّل نہیں ہو سکتے۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ گناہوں کو دور کرنا اور اعمال صالحہ بجالانا بغیر خدا تعالیٰ کی محبت کے ممکن نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پر جوش محبت اور محبانہ یاد الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔ اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے۔ یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہوتا ہے۔ پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے۔ سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانون قدرت میں تین طور سے ہے۔ ایک محبت دوسرے استغفار جس کے معنی ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش۔ کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔ اور تیسرا علاج توبہ ہے۔ یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا۔

اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے ذریعہ کا ذکر فرماتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

قرآن شریف اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدارِ الٰہی میسر آ سکتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

فَمَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلۡیَعۡمَلۡ

(باقی صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان